SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday، April، 22، 2009

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at 10.38 in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِیمِ

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۔

ترجمہ : جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور اگر تم اپنے دل کی بات ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے۔ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے بخشے گا اور جسے چاہے عذاب کرے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول نے مان لیا جو کچھ اُس پر اُس کے رب کی طرف سے اُترا ہے اور مسلمانوں نے بھی مان لیا سب نے اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسُولوں کو مان لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسُولوں کو ایک دُوسرے سے الگ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سُنا اور مان لیا۔ اے ہمارے رب ! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سورۃ البقرۃ (آیات 284 تا 285)

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Questions hour۔ حافظ رشید احمد۔

Question and Answers

Senator Muhammad Zahid Khan: Point of order sir.

جناب چیئرمین : Question hour ذرا ہو جائے۔

سینیٹر محمد زاہد خان : جناب صرف ایک چھوٹا سا پوائنٹ ہے۔

جناب چیئرمین : جی جی۔

سینیٹر محمد زاہد خان : یہ جناب آپ نے دیکھا کہ کچھ دنوں سے پی آئی اے کے پائلٹوں نے ہڑتال کی ہوئی ہے اس پر حکومت نے کوئی ایکشن لیا ہے کہ نہیں لیا۔ مذاکرات ہو رہے ہیں کہ نہیں ہو رہے ۔ عوام کو ہڑتال کی وجہ

سے بہت تکلیف ہے۔ ایئر پورٹ پر کئی کئی گھنٹے مسافر بیٹھے رہتے ہیں اور وہاں پر پی آئی اے کا جو لوکل عملہ ہوتا ہے ان سے بھی لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں حکومت کو اس پر نوٹس لینا چاہیے۔ میری اطلاع ہے کہ ایم ڈی ' پی آئی اے جو ہے وہ ان ہی کے گروپس سے ہے۔ میرے خیال میں یہ ان کی آپس کی کوئی لڑائی ہے جس سے بات اتنی بڑھ گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جیسا آپ کہتے ہیں زاہد صاحب میں بات سمجھ گیا ہوں۔ بخاری صاحب کل ڈیفنس منسٹر صاحب کو بلا لیں۔ اس کے اوپر ایم ڈی ' پی آئی اے سے clearance لے کر اس کو جواب دے دیں۔ ٹھیک ہے جناب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Hafiz Rashid Ahmad.

Senator Col (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman، my question is pending for the last fifteen days. I had submitted it to the Secretariat fifteen days ago.

Mr. Chairman: Mashhadi sahib we will look into it.

ذرا question hour ہو جائے۔

Senator Col (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir، kindly give me a chance today.

Mr. Chairman: Definitely we will give you a chance.

Senator Col (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I always sit down……..

Mr. Chairman: No، no we will give you a chance.

Senator Col (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Out of respect to you. Thank you.

Mr. Chairman: Definitely I will give you a chance.

Senator Col (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir.

جناب چیئرمین: حافظ صاحب منسٹر کا کٹر صاحب ابھی آ رہے ہیں۔ وہ پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ ہیں تو اس کے بعد آپ کا question لے لیں گے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: نہیں۔ چیئرمین صاحب آپ کی بات بالکل بجا ہے۔ ہم روز ادھر آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ فکر نہ کریں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : جناب ! میری پہلے آپ بات سن لیں پھر بعد میں۔۔۔۔۔ہم روز ادھر آتے ہیں اور questions ادھر پڑے ہوتے ہیں۔ کیا ہمارے عوامی مسائل نہیں ہوتے۔ ٹھیک ہے ہمارے فاٹا اور بلوچستان کے مسائل بھی عوامی مسائل ہیں لیکن میں کہتا۔۔۔۔

جناب چیئرمین : آج پہلی دفعہ ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : میرے خیال میں یہ مال کا زیاں بھی ہے اور ہاؤس کا بھی زیاں ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کا سوال ہو جائے گا آپ بیٹھ جائیں .please

سینیٹر حافظ رشید احمد : جناب ! میری عرض تو سنیں۔ یہ زیاں ہے۔ یہ مال کا بھی زیاں ہے۔ ہاؤس کا بھی زیاں ہے۔ پرنٹنگ کا بھی زیاں ہے۔ یہ تین تین مرتبہ چھاپنے پڑتے ہیں۔ میرے خیال میں تو یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے سوال پڑھ کر جواب بھی دے دوں تا کہ آپ کی satisfaction ہو جائے یا آپ منسٹر صاحب کا انتظار کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : نہیں اس کا بھی ذرا نوٹس لے لیں۔

جناب چیئرمین : ذرا صبر کریں۔آپ صبر کریں ابھی پندرہ منٹ میں منسٹر صاحب آنے والے ہیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : جناب ! میں دوسری بات کرتا ہوں اور آپ دوسری بات کرتے ہیں۔ میری والی جو بات ہے میں کہتا ہوں اس کو پہلے سے طے کرنا چاہیے کہ اس کا طریقہ اس طرح ہو گا اور دوسری بات ہم یہ چاہتے ہیں کہ question hour دو گھنٹے ہو جائے۔ یہ آپ نے ایک گھنٹہ بھی ختم کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : میرے خیال میں یہ بھی عوامی مسائل ہیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ مسٹر محمد طلحہ محمود، نہیں ہیں۔ چلیں next لے لیتے ہیں۔ عطاالرحمٰن صاحب ان کی leave application آئی ہے۔ میں آپ کو ابھی سے بتا دیتا ہوں۔ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور : جناب ! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ routine یہ ہوتا ہے کہ جو بھی منسٹر صاحب سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہوں دوسرا منسٹر اس کو take over کر کے اس کے answers دیتا ہے۔ State Minister sahib ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ full Ministers بھی ان کے جوابات دے دیتے ہیں ان سے briefing لے کر۔ یہ routine رہی ہے کہ کئی سالوں سے یہاں اصول یہ ہے۔ یہ مطلب تو نہیں ہے کہ جب منسٹر صاحب نہیں ہیں تو۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : آپ کی بات بلور صاحب بالکل صحیح ہے۔

Bukhari sahib in future، ensure if the Federal Minister is absent the State Minister should be here. If both Ministers are absent they should appoint/nominate somebody to answer the questions on their behalf.

ٹھیک ہے۔Satisfied o.k. Next questionدیکھ لیتے ہیں۔ مسٹر محمد طلحہ محمود۔ موجود نہیں ہیں۔ anyone on his behalf

سینیٹر حاجی محمد عدیل : یہ سیاحت کے حوالے سے ہے۔ ہمیں تو پتا نہیں چلتا کہ آخر شمالی۔۔۔۔

جناب چیئرمین : دیکھیے۔ آپ بیٹھیے please پہلے submit which question.

سینیٹر حاجی محمد عدیل : بیس نمبر کا question ہے جی۔

Mr. Chairman: Are you putting the question on his behalf.

سینیٹر حاجی محمد عدیل : ضمنی سوال تو میں کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین : انیس تو گزر چکا ہے بیس پر آ گئے ہیں۔ کیونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اس لئے ہم بیس پر آ گئے ہیں۔ بیس پر بھی طلحہ محمود صاحب کا سوال ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل : طلحہ محمود صاحب بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ آ کر چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، وہ بھی present نہیں ہیں۔ پھر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ پھر مسٹر محمد طلحہ محمود، وہ بھی موجود نہیں ہے۔ On his behalf کوئی آ جائے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل : آپ پوچھتے نہیں۔

جناب چیئرمین : پوچھے کوئی۔

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Point of order sir.

جناب میں آپ سے request یہ کروں گا کہ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ آپ اگر question number put کریں۔

Mr. Chairman: Question number.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Question No.20.

جناب آپ نام لینے کی بجائے.......Question number

جناب چیئرمین : Rules میں ہے کہ question number جو ہے وہ member put کرتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : نہیں نہیں۔ آپ جناب ایسا کر لیں کہ question number کر لیں، کوئی جواب ہوگا تو on his behalf آ جائے گا۔

جناب چیئرمین : کوئی بات نہیں میں آپ کو rule پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

Rule 53 Sub Rule (2)

> 'The member so called shall rise in his place and، unless he states that it is not his intention to ask the question standing in his name، he shall ask the question by reference to its serial number on the list of questions.'

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: یہ ہو گا جناب! کہ جب آپ question number لے لیں گے۔ اگر ایک ممبر نہیں بھی ہے تو ان کے behalf پر کوئی اور لینا چاہے تو۔۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں میں آپ کی آسانی کے لئے rule کو پڑھ دیتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں آسانی کے لئے کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ بات صحیح ہے۔ ورنہ میں نے rule آپ کو پڑھ کر سنا دیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آسانی کے لئے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیے۔ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اچھا اب start کر لیتے ہیں Q.No.20 ہے مسٹر محمد طلحہ محمود۔ Rule تو یہ کہتا ہے کہ ممبر خود اپنا serial number بتائے گا۔ جیسے صفدر صاحب نے کہا کہ ممبروں کی ذرا آسانی کے لئے ہم کر دیں تو ہم کر دیتے ہیں۔ Rule میں ہے۔ میں rule آپ کو پڑھ دوں۔ میں rule پڑھ دیتا ہوں۔ I read the rule. ایک منٹ جی rule پڑھ دیتے ہیں۔

Rule 53 sub rule (3)

> "If، on a question being called، it is not put or the member in whose name it stands is absent، the Chairman may، at the request of any other member، direct that the answer to it be given."

سینیٹر احمد علی: جناب دیکھیں may کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا اپنا power exercise کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ خود چاہتے ہیں کہ rules کے مطابق چلا جائے تو rules میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا ہوں۔

Syed Naveed Qamar (Federal Minister for Privatization Commission): Both the Houses at different times sir followed different traditions. The rule to allow for any member to ask that question on behalf of any other member، however in the National Assembly this tradition has been done away with in order to ensure the member to put the questions present with the House،...at the time that these questions are taken up. It is obviously your prerogative as a Chair to decide which tradition to follow. However

given the shortage of the number of questions that you have، perhaps you may allow any member to ask the question on behalf of any other member.

Mr. Chairman: Thank you. And let's see that this discretion has been given to the Chairman to exercise it judicially for the benefit of the members in the public at large.

اب آپ چاہتے ہیں کہ پیچھے سے چلیں یا آگے بڑھ جائیں۔ ہاؤس کا جو please حاجی صاحب ذرا ایک منٹ موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے سوالات دیے ہیں۔ صفدر عباسی members ہے ؟ دیکھیں consensus Any صاحب چاہتے ہیں سوال نمبر ۲۰ سے چلیں۔ سوال نمبر ۲۰ جناب محمد طلحہ محمود۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ one on his behalf?

20. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the profit earned by Sui Northern Gas Pipelines during the last five years; and

(b) the amount paid as salary، allowances etc. to the employees of Sui Northern Gas Pipelines during the said period?

Dr. Asim Hussain: (a) The Profit earned by Sui Northern Gas Pipelines during the last five years is as follows:—

Years 30th June	Profit After Tax (Rs.000')
2008	2,496,690
2007	2,678,643
2006	3,722,244
2005	2,735,978
2004	2,297,478

(b) The amount paid as salary, allowances etc, to the employees of Sui Northern Gas Pipelines during the said period is as follows:—

Years 30th June	Salaries and Allowances (Rs.000')
2008	3;726,305
2007	3,542,991
2006	3,334,296
2005	2,894,445
2004	2,914,930

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Senator Haji Muhammad Adeel: My supplementary question is this where its net profit goes which is in billions?

Syed Naveed Qamar: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman obviously the profit from the Sui Northern Gas Company which is the Company in question، goes to the shareholders، majority of which belongs to the Government of Pakistan but there are some shares which are held by some other holding companies on behalf of the Government as well as the public at large.

سینیٹر احمد علی: جواب میری سمجھ میں نہیں ہے، کتنا کچھ profit shareholders کے درمیان تقسیم ہوا؟

Syed Naveed Qamar: Sir، quite obviously this is complete a new question and I would request the honourable Member to give us notice and we will definitely give him the break up of the shareholding of the Sui Norther Gas Company.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں کہ جو net profit ہے کہ جو royalty and excise duty جہاں یہ گیس پیدا ہوتی ہے چاہے ڈیرہ بگٹی میں ہے، کولہو میں ہے یا کسی اور جگہ سندھ میں پیدا ہوتی ہے کیا وہ دینے کے بعد یہ منافع ہے اور وہ کتنی دی گئی ہے؟

Syed Naveed Qamar: Sir the honourable member would know that the royalties are given at the time when the gas produces from the wellhead and therefore، there are totally different companies which are the exploration companies that produce this. Sui Northern Gas Company is only a distribution company and they also buy the gas from the production companies like OGDC، PPLs and others and then they pass on. When we say net profit، it is net of all such profit، including the taxes that are payable to the Government.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! سوئی ناردرن گیس والے کس شرح پر خریدتے ہیں، کس rate پر لیتے ہیں اور کس rate پر بیچتے ہیں؟ یہ عوام کا مسئلہ ہے کہ ایک چیز پیسوں سے خریدی جاتی ہے اور روپوں میں بیچی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیے جواب آگیا ہے اور آپ کوئی اور سوال کرنا چاہیں گے؟

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! یہ جواب incomplete ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ Oil and Gas Corporation سے کس rate پر خریدتے ہیں اور کس پر بیچتے ہیں؟

Syed Naveed Qamar: Sir، if I may answer the question، I don’t know، I think we have been dragged in a totally different direction on this question. This does

not relate to the net profit. There are the proceeds of the gas that is produced in different areas and secondly، the details as to what are the exact rates at which gas is bought and sold is not something which pertains to this particular question. However، again I would request honourable member to put a question and we will answer that.

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب آپ پوچھ لیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں جو سوال سمجھ سکا ہوں اور جو جواب یہاں آیا ہے ' سوال یہ ہے کہ profit ان پانچ سالوں میں بلحاظ ترتیب' وہ کیا ہے؟ اس سوال کا دوسرا جزو یہ ہے کہ salaries، allowances یہ اس سال کے کتنے دیے گئے ہیں۔ اب 2008 کی رقم دیکھی جائے تو وہاں لکھا ہوا ہے profit after tax in rupees is 2،496،690 آمدنی ہے اور اسی سال Rs. 3،726،305 تنخواہ ہے اگر ایسا ہے تو اس کے معنی یہ بنتے ہیں کہ آمدنی جو ہے وہ کوئی دو ارب انچاس کروڑ ہے اور صرف تنخواہ اور الاونسز کا جو خرچ ہے وہ کوئی تین ارب بہتر کروڑ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ادارہ loss میں جا رہا ہے اور صرف تنخواہوں میں آمدنی سے زیادہ دیا جا رہا ہے۔.

سید نوید قمر: یہ آمدنی کی figures نہیں ہیں یہ منافع کی figures ہیں۔ Sir، this is not revenue، this is profit.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ منافع ہے' ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Next question No. 21، Dr. Muhammad Ismail Buledi. Anyone on his behalf?

Q.No. 21 was deferred.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: زکوۃ کی تقسیم کے حوالے سے صوبوں سے جو reports آئی ہیں وہ یہاں دیا گیا ہے۔ میرا اس حوالے سے یہ سوال ہے کہ زکوۃ میں corruption کی بڑی شہرت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ گزشتہ سال کتنی زکوۃ لوگوں سے وصول کی گئی اور اس میں سے کتنا تقسیم ہوا اور کتنا باقی بچا ہے؟ اس کے متعلق وزیر صاحب ذرا وضاحت فرمائیں اور جو corruption ہے کیا اس کے حوالے سے کوئی check ہے؟ اگر ہے تو اب تک کتنی زکوۃ چیئرمینوں کو' یا زکوۃ سے منسلک لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی کاظمی صاحب۔

سید حامد سعید کاظمی: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں میں جو زکوۃ کمیٹیاں ہیں وہ local level پر قائم کی جاتی ہیں۔ اگر زکوۃ کمیٹیاں قائم ہی نہ کی جائیں تو زکوۃ کی تقسیم ممکن نہیں ہوتی۔ یہ ایک سسٹم ہے اور زکوۃ کمیٹیاں بنانا مرکز کا کام نہیں ہے' یہ وزارت کا کام نہیں ہے۔ یہ وہاں کے لوکل لوگوں کا کام ہے کہ وہ

procedure کے مطابق، یہ قائم کریں۔ یہ تقسیم صرف اس لیے پوری طرح تقسیم نہیں ہو سکی تھی کہ لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بن سکی تھیں۔ اس کے علاوہ یہ سوال ہے کہ corruption کے حوالے سے بہت الزامات آتے ہیں، میں اس بارے میں عرض کروں گا کہ اگر کوئی باقاعدہ شکایت ہو، اگر کوئی کیس رجسٹر کرایا جائے، اگر کچھ حقائق سامنے لائیں تو پھر اس کے بارے میں تو ہم یقینی طور پر کچھ نہ کچھ action لیں گے اور لیتے ہیں لیکن اگر بات صرف زبانی کلامی ہو اور اس پر اگر کوئی کارروائی کی جائے تو پھر ظاہر ہے کہ اخبارات میں شور مچ جاتا ہے کہ یہ political victimization ہے کیونکہ اس وقت جو زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں وہ سابقہ حکومت کی قائم کردہ ہیں، اگر ہمیں شکایات موصول ہوئیں تو ضابطے کے مطابق ضرور کارروائی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کی جو distribution ہوئی ہے یہ کس تناسب سے صوبوں کے درمیان میں ہوئی ہے؟ کیا آبادی کے تناسب سے ہوئی ہے؟ اگر یہ آبادی کے تناسب سے ہوئی ہے تو صوبہ پختونخواہ کو اس کی آبادی کے تناسب سے یہ زکوٰۃ کم ملی ہے۔ اگر یہ غربت کی بنیاد پر ہوئی ہے تو پھر صوبہ پختونخواہ اور صوبہ بلوچستان کو یہ بہت کم ملی ہے۔ محترم وزیر صاحب بتائیں کہ آخر یہ تقسیم کا معیار کیا ہے؟

سید حامد سعید کاظمی: میں عرض کروں گا کہ تقسیم کا معیار تو ظاہر ہے، اس وقت میرے پاس صحیح calculations تو نہیں ہیں، آپ فرما رہے ہیں کہ یہ آبادی کے لحاظ سے اگر ہوئی ہے تو کم ہوئی ہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ یہ آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے اور اس کے اندر کوئی discrimination نہیں ہے بلکہ جب زکوٰۃ دی جاتی ہے اور وہ پوری تقسیم نہیں ہو پاتی تو پھر یہ سوال ثانوی حیثیت اختیار کر جاتا ہے کہ آپ نے کتنی دی ہے اور کتنی نہیں دی۔ جتنی دی ہے، ابھی تو وہ بھی تقسیم نہیں ہوئی تو پھر زیادہ کا سوال کیا کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: حافظ رشید صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں اپنی بات clear کر سکتا ہوں۔ دیکھیں جی! یہ اگر ہماری آبادی کے تناسب سے ہو تو صرف 14% پختونخواہ کا علاقہ ہے اور فاٹا کا علاقہ اگر شامل کریں تو پھر 21% کے قریب بنتا ہے۔ یہ جو میں نے calculate کی ہے جلدی سے، یہ تقریباً کوئی 11 یا 11.5 % پختونخواہ کو دی گئی ہے اور آپ جو کہتے ہیں کہ یہ تقسیم نہیں ہوئی ہے تو پختونخواہ میں 07-2006 میں تقریباً 99% تقسیم ہوئی ہے۔ البتہ 08-2007 میں یہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے تو اس کی ذمہ داری۔۔۔۔، آپ کے بھی علم میں ہے کہ پچھلے دور میں یہ 99% تقسیم ہوئی ہے، تو کم دی گئی ہے، آبادی کے تناسب سے ہمیں کم دی گئی ہے، ہمارے ساتھ کیوں ایسا ظلم ہوتا ہے؟

سید حامد سعید کاظمی: اگر فرض کیجیے کہ 99% بھی تقسیم ہوئی ہے تو ظاہر ہے 100% تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ اب جو آپ فرما رہے ہیں کہ ہمیں کم ملی ہے تو اب جو پہلے ملی تھی، ابھی وہ پوری تقسیم نہیں ہوئی ہے، آپ کے ساتھ مل بیٹھ کر، انشاء اللہ العزیز، اس مسئلے کو solve کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جی آپ ان سے مل لیں۔

سید حامد سعید کاظمی : لیکن یہ زکوۃ کمیٹیاں صحیح طور پر function نہیں کر رہیں۔ اس میں وزارت کا اتنا عمل دخل نہیں ہے۔ ہماری طرف سے بار بار directives آتے ہیں' ان کو letters issue کیے جاتے ہیں کہ جی آپ یہ system مکمل کریں' ملک میں اتنی غربت ہے اور ادھر زکوۃ تقسیم ہوئے بغیر واپس آ جاتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ حافظ رشید صاحب۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : سوال نمبر 21 پر میرا ضمنی سوال ہے۔ نمبر 1 تو یہ ہے کہ یہ جو ادائیگی کی گئی ہے یہ غیر واضح ہے۔ ملین میں ہے' لاکھ میں ہے' کس میں ہے' یہ غیر واضح ہے۔ نمبر 2 یہ ہے کہ اس میں سارے صوبوں کی صوبہ وار تفصیل لکھی گئی ہے' پنجاب ہے' سندھ ہے' NWFP ہے' بلوچستان ہے' اسلام آباد کیپیٹل اور Northern Areas ہیں لیکن اس میں فاٹا کا ذکر نہیں ہے۔ تو جنابِ والا! ہمارے ساتھ یہ مسلسل زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ اگر وزیر صاحب اس کا واضح جواب دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین : جی کاظمی صاحب! حافظ رشید صاحب فاٹا کی بات کر رہے ہیں۔

سید حامد سعید کاظمی : گزارش یہ ہے کہ چونکہ نورالحق قادری صاحب اس وقت یہاں تشریف فرما نہیں ہیں تو آئندہ کے لیے جو policy making ہے-----

جناب چیئرمین : ایک منٹ' جواب آنے دیجیے۔ حافظ صاحب! ذرا صبر تو کریں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد : جناب' یہ تو کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ روز یہی جواب ہوتا ہے۔ اگر وزیر موجود نہیں تو انہیں بلا لیں۔

جناب چیئرمین : حافظ صاحب! آپ صبر تو کریں' پہلے جواب تو پورا آنے دیں۔

سید حامد سعید کاظمی : میں نے تو ابھی excuse نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : آپ صبر تو کیجیے۔ ان اللہ مع الصٰبرین۔ جی کاظمی صاحب۔

سید حامد سعید کاظمی : بہرحال یہ جو amount ہے' یہ millions میں ہے۔ عام طور پر جب اس طرح figures ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ-----

جناب چیئرمین : کاظمی صاحب! میری سن لیجیے۔ حافظ صاحب کا جو objection ہے' بڑا بجا ہے کہ فاٹا کے بارے میں اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو satisfy کریں۔ نہیں تو آپ کو یہ جواب پھر اگلی turn، rota day پر دینا پڑے گا کہ فاٹا کے لیے کیوں نہیں کیا گیا۔ کاظمی صاحب! بالکل آپ ان کے ساتھ مل کر ان کو satisfy کریں-----

سینیٹر الیاس احمد بلور : جناب چیئرمین ! ہر ایک بات پر منسٹر صاحب کے ساتھ مل بیٹھ کر ان کو satisfy کرنا، یہ House کس لیے ہوتا ہے۔ یہ کل آکر اس کا جواب یہاں House میں دیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : بالکل دیں گے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور : مل بیٹھنے میں یہ ہوتا ہے کہ ان کو پتا لگ جائے گا، ہمیں پتا نہیں لگے گا کہ فاٹا کو کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ جناب ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ for God's sake یہ روایت نہ بنائیں۔ ان کو یہ کہیں کہ جی کل آکر ہمیں جواب دے دیں کہ یہ کیوں فاٹا کو نہیں ملا۔ یہ تو کوئی بات نہیں، House کس لیے ہوتا ہے؟ ہمیں پورے House کو پتا لگنا چاہیے کہ فاٹا کو کیوں نہیں دیا گیا؟ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، ok یہ House کو بتلائیں گے۔ Next، Dr. Safdar Abbasi، تین questions ہوتے ہیں rules کے مطابق، یہ تین سے تجاوز کر رہے ہیں۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب، میرے لیے خاص relaxation دے دیں۔

جناب چیئرمین : جی جی، ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : بڑی مہربانی جناب۔ جناب ! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ تقریباً ایک billion، total unutilized تھا جس میں سندھ کی unutilized amount تھی 475 million یعنی تقریباً 47 کروڑ، انہوں نے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ 30-9-2008 تک utilization کے لیے extension دی گئی تھی تو ان تین ماہ میں اس کے بعد کتنی utilization ہوئی ہے؟ ایک ارب میں سے کتنی ہوئی اور 475 million میں سے کتنی ہوئی؟

جناب چیئرمین : کاظمی صاحب۔

سید حامد سعید کاظمی : جناب چیئرمین ! گزارش یہ ہے کہ یہ detail تو اس وقت میرے پاس یہاں پر موجود نہیں ہے۔ دراصل جو زکوۃ کی تقسیم کا مسئلہ ہے وہ بہت زیادہ پریشان کن تھا جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ اب چونکہ زکوۃ کمیٹیاں بنی نہیں۔ یعنی جو زکوۃ تقسیم نہیں ہوئی اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ چونکہ district wise ہر علاقے کی allocation ہوتی ہے کہ بھئی تمہیں اتنی زکوۃ دی جا رہی ہے، تم نے یہ تقسیم کرنی ہے۔ جن کو دی گئی تھی، انہوں نے تو تقسیم کر دی لیکن جہاں پر زکوۃ کمیٹیاں نہیں تھیں وہاں پر دی ہی نہیں جا سکی۔ جب دی ہی نہیں جا سکی تو بقیہ تین مہینوں میں اس کی تقسیم ممکن نہیں تھی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میں یہ سمجھا ہوں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے بعد تین مہینے میں مزید کوئی تقسیم نہیں ہوئی، کیا یہ یہی کہہ رہے ہیں؟

سید حامد سعید کاظمی : جی، میں نے یہی عرض کیا ہے جہاں پر زکوۃ کمیٹیاں بنی ہوئی تھی وہاں۔۔۔۔۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! میں تو exact amount پوچھ رہا ہوں۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ایک ارب روپیہ جو رہ گیا ہے' وہ تین ماہ میں تقسیم ہوا یا نہیں ہوا۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ question defer ہو جائے تو بہت بہتر ہوگا کیونکہ جتنے بھی دوستوں کے سوالات ہیں ان کا جواب شاید کاظمی صاحب نہیں دے سکے۔ اگر آپ defer کر دیں تو بہتر رہے گا' وہ سارے سوالوں کے جواب لے کر آ جائیں۔

جناب چیئرمین: چلیے defer کر دیتے ہیں۔ جی زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جس طرح کہ حاجی صاحب نے question کیا تھا' حاجی صاحب کو بٹھا کر نہ سمجھائیں بلکہ سارے House کو سمجھائیں کہ یہ کس حساب سے تقسیم ہوئی ہے' آبادی کے لحاظ سے یا غربت کے لحاظ سے۔ اگر ہوئی ہے تو کس حساب سے ہوئی؟

جناب چیئرمین: کاظمی صاحب! یہ ساری چیزیں نوٹ کر لیں۔ اس question کو ذرا clarify کر دیں۔

Now we move to the next question. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

22. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the number of tour operators to which quota was granted for Hajj 2008 indicating also the quota of Hajj granted in each case with province-wise break up; and

(b) the number of the said operators which have been black listed with province-wise break up?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) For Hajj 2008. 590 out of 594 Hajj Group Organizers were enrolled. However، 582 HGOs availed a quota of 79.543 seats. List of HGOs enrolled for Hajj 2008 is placed at Annex-I. Province-wise break up of allocation of quota to the Hajj Group Organizers is as under:—

Province	Quota allocated	Number of Tour Operators
Punjab including ICT	32,887	252
NWFP	13,699	90
Sindh	24,004	167
Balochistan	6,165	50
Northern Areas	121	02
AJK	640	07
FATA	2,027	14
Total:	79,543	582

(b) No HGO was blacklisted. However، five HGOs were dropped by Saudi Government، three HGOs were dr pped by Ministry of Religious Affairs and four HGOs withdrew at their own. Their list is placed at Annex-II. Province-wise detail of these HGOs is as under:—

Province	Number of Hajj Group Organizers
Punjab including ICT	03
Sindh	05
Balochistan	03
AJK	01
Total:	12

(Annexure have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Any supplementary.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Sir، there are a lot of supplementaries.

Mr. Chairman: There can be three supplementary questions under the rule. Let's start with the first one.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Right Sir. Thank you very much.

جناب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو حج کوٹا ہے' کیا یہ پرانے لوگوں کو ہی دیا گیا ہے یا نئی مہربانیاں کی گئی ہیں؟ پہلے بھی حج کوٹا ہوتا تھا اور ہمارے پختونخواہ میں 90 لوگوں کو کوٹا دیا گیا ہے' بلوچستان میں 50 لوگوں کو کوٹا دیا گیا ہے' کیا یہ جو پہلے list میں تھے' انہی کو ملا ہے یا کچھ خاص مہربانیاں ہوئی ہیں کیونکہ اس میں بڑے کھلے نظر آتے ہیں' بہت کچھ سننے میں آیا ہے اور بڑی عجیب عجیب باتیں سننے میں آئی ہیں۔ مہربانی کر کے منسٹر صاحب بتا دیں کہ کیا ہوا ہے؟

سید حامد سعید کاظمی: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ سعودی گورنمنٹ کی طرف سے restrictions تھیں کہ 2007 میں جن tour operators نے حج operate کیا ہے' ان کے علاوہ آپ کسی نئے tour operator کو کوٹا نہیں دیں گے۔ ہم نے اس کو strictly follow اس لیے بھی کیا کہ ہماری مجبوری تھی کہ سعودی گورنمنٹ کی طرف سے instructions تھیں اور اگر ہم کسی نئے tour operator کو دیتے تو وہ خود ہی اس کو cancel یا reject کر دیتے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ کسی ایک بھی ایسے tour operator کو کوٹا نہیں دیا گیا جس کو 2007 میں کوٹا نہیں ملا تھا۔ it was a condition and it was strictly observed.

جناب چیئرمین : ڈاکٹر بلیدی صاحب آگئے ہیں۔ ان کا حق ہے supplementary پوچھنے کا۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب! میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں تھوڑا late ہو گیا، مجھے late نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ پہلی دفعہ آپ time پر اجلاس شروع کر رہے ہیں۔ اس لیے انشاء اللہ، آئندہ ہم احتیاط کریں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : یہ ایک اہم سوال ہے اور اس سے پہلے بھی یہ سوال اس House میں بھی اور National Assembly میں بھی آیا ہے۔ جناب چیئرمین! اس دفعہ حج کوٹے میں بہت گند ہوا تھا اور کرپشن کی بات بھی کی جارہی تھی۔

ان لوگوں کو یہ کوٹہ دیا گیا جنہوں نے پیسے دیے تھے۔ جب کہ جو لوگ حقدار تھے ان کو یہ کوٹہ نہیں دیا گیا تھا۔ جن کی سفارشیں تھیں ان کو دیا گیا۔ میں نے کاظمی صاحب، خورشید شاہ صاحب، رضا ربانی صاحب سے بھی بات کی اور اس ایوان میں بھی کہا کہ اگر حج کے معاملے میں بھی لوگ اس طرح کے معاملات کرتے ہیں تو پھر یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا اور بلوچستان کے حوالے سے رضا ربانی صاحب نے اس ایوان کو یقین دلایا کہ بلوچستان میں جو لوگ قرعہ اندازی میں رہ گئے ہیں ان کو accommodate کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود بلوچستان کے ساتھ جو رویہ رکھا گیا وہ قابل افسوس ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر اس کو متعلقہ Standing Committee میں refer کیا جائے اور اس کی پوری inquiry ہو، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ آئندہ کے لیے آپ ruling دیں کہ اس کے طریقہ کار کو اس طرح بنایا جائے تاکہ کرپشن کی جو باتیں کی جارہی ہیں ان کا خاتمہ ہو سکے۔ حج کا فریضہ ادا کرنا باعث ثواب ہے اگر اس فریضہ میں اس طرح کی باتیں ہوں گی تو یہ بہت بری بات ہے۔ لہٰذا اس کو آپ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین : جی کاظمی صاحب۔ایک منٹ جواب تو آنے دیجیے، ایک ساتھ سارے لوگوں کے سوالات نہیں لے سکتے، clubbing نہیں ہو گی. you will get the chance Semeen Siddiqui.جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! بلیدی صاحب نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ میں نے on the floor of the House assurance دی تھی کہ بلوچستان کے جو باقی لوگ قرعہ اندازی میں رہ گئے ہیں ان کو بھیجا جائے گا۔ میں ان کو یاد دلادوں اور record کی درستگی کے لیے کہ یہ assurance جناب خورشید شاہ صاحب کی طرف سے آئی تھی، میری طرف سے یہ assurance نہیں تھی۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، کاظمی صاحب اس کا جواب دے دیں۔

سید حامد سعید کاظمی : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ بات کی جائے کہ کسی ایک صوبے سے جتنے بھی حجاج نے درخواست دی ہو گی ان سب کو حج پر بھیجا جائے گا تو ظاہر ہے پھر دوسرے صوبوں کی طرف سے resentment سامنے آئے گی اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا' بلکہ جب government scheme کے تحت کوٹہ تقسیم ہو رہا تھا تو مجھے کہا گیا کہ اگر بلوچستان کو آبادی کے تناسب سے دیکھا جائے تو آپ کو زیادہ حصہ مل رہا ہے۔ یہاں پر ایسے معزز ممبران موجود ہیں جنہوں نے کہا کہ ہمارے صوبے میں لوگ چونکہ مذہب سے زیادہ لگاؤ رکھتے ہیں اس لیے وہ زیادہ تعداد میں حج پر جانا چاہتے ہیں۔ اس لیے ان کو زیادہ accommodate کیا جائے۔ میں نے یہ بات صرف اس لیے بیان کی ہے کہ بلوچستان کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی ہے۔ اگر ان کو کوئی اضافی favour نہیں دے سکے تو اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں لیکن حق تلفی نہیں ہو ئی ہے۔ جہاں تک کوٹے کی غیر منصفانہ تقسیم کا تعلق ہے --------

جناب چیئرمین : زاہد صاحب برائے مہربانی بیٹھ جائیں پہلے انہیں جواب دینے دیں' میں نے دیکھ لیا ہے کہ آپ نے ہاتھ اٹھایا تھا' پہلے ان کا جواب ممبران کو سننے دیں کہ وہ کیا جواب دے رہے ہیں۔

سید حامد سعید کاظمی : غیر منصفانہ تقسیم کے حوالے سے جو بات ہے تو میں عرض کروں گا کہ وزیراعظم صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں' میں convener تھا اور Secretary M/O Religious Affairs اس کمیٹی نے final کرنا تھا۔ پہلے جو Tour Operators تھے ان کے علاوہ ہم کسی کو operate نہیں کر سکتے تھے' ہم نے strictly observe کیا جن کے خلاف complaints تھیں ہم نے ان کا کوٹہ کاٹا اور پھر High Court کی ruling کے مطابق ہم نے maximum capping کی کہ ہم نے تین سو سے زیادہ کسی کو کوٹہ نہیں دینا اور یہ چیز record پر ہے کہ کوئی ایک company بھی ایسی نہیں جس کو تین سو سے زیادہ کا کوٹہ دیا گیا ہو۔

دوسری بات یہ کہ ہم نئی حج پالیسی بنا رہے ہیں I am giving assurance on the floor of the House کہ اس وقت ہم ایسے parameters بنا رہے ہیں جس سے شاید Tour Operators کو ہمارے پاس آنے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ ان parameters میں جو fall کرے گا کہ اس category میں ہے تو اس کو اتنا کوٹہ ملنا ہے' اس category میں ہے تو اس کو اتنا کوٹہ ملنا ہے۔ ہم تقریباً ہفتے ڈیڑھ ہفتے میں اس پالیسی کو بنا کر کابینہ میں لائیں گے اور وہاں سے منظوری لے کر انشاء اللہ سامنے آئے گی لیکن یہ بات یقینی طور پر ہے کہ جیسے بلیدی صاحب بھی کہہ رہے تھے کہ ہم نے بہت سنا ہے' ہمارے ہاں تو صورتحال ایسی ہے کہ آپ کسی کو گالی دیں تو لوگ فوراً یقین کر لیتے ہیں' کسی کی تعریف کریں تو کہتے ہیں کہ یہ اس کا چمچہ ہے۔ یہاں پر یہ صورتحال ہے' اس کا کیا علاج کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی زاہد صاحب۔ زاہد صاحب کے بعد آپ سے پوچھ لیں گے۔ چلیں زاہد صاحب ladies first جی سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب چیئرمین! آپ کی توجہ اور مہربانی کا شکریہ۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو حج کوٹہ ہم Tour Operators کو دیتے ہیں تو کیا ہم ان پر کوئی check بھی رکھتے ہیں یا ہمارے پاس کیا نظام ہے' میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ جو facilities کا وہ وعدہ کرتے ہیں آیا وہ facilities حجاج کو دیتے بھی ہیں کہ نہیں اور اسی کے ساتھ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ میں نے اخبار میں ایک خبر پڑھی تھی کہ ہر سال Parliamentarians کو جو کوٹہ دیا جاتا ہے وہ اس سال سے ختم کیا جا رہا ہے۔ اس میں کتنی صداقت ہے' یہ وضاحت کر دیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی کاظمی صاحب۔

سید حامد سعید کاظمی: پہلی گزارش میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ Tour Operators جب operate کر لیتے ہیں تو اس کے بعد پھر ہم ان سے Performa لیتے ہیں کہ آپ نے کس کو کیا facilities دیں ہیں اور یہ پہلے سے انہوں نے ہمیں دیا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم publicly advertise کرتے ہیں' ہم نے اخبار میں باقاعدہ اشتہار دیا کہ جو حجاج کرام گئے ہیں ان کو کسی Tour Operator کے خلاف کوئی شکایت ہے وہ ہمیں بھیجیں اور ہم اس کو ضرور take up کریں گے اور ہمارے ہاں باقاعدہ ایک Complaint Cell ہے وہاں پر ہم ان complaints کو entertain کرتے ہیں' ان کی انکوائری ہوتی ہے' دونوں پارٹیوں کو بلایا جاتا ہے اور اگر کہیں on the behalf of Tour Operator کوئی قصور ہو تو پھر ہم یقیناً اس کو سزا دیتے ہیں۔ وہ سزا مختلف صورتوں میں ہوتی ہے' ان کی سکیورٹی ہمارے پاس ہوتی ہے وہ ضبط کی جا سکتی ہے۔ ان کا کوٹہ کم کیا جا سکتا ہے اور اگر بہت سخت شکایت ہو تو ان کا کوٹہ منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے ان کو black list کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے پاس یہ تمام چیزیں under process میں ہیں۔ جہاں تک ممبران پارلیمنٹ کے کوٹے کا تعلق ہے تو گزارش یہ ہے کہ گزشتہ سے پیوستہ سال ایک ممبر کے لیے پانچ افراد کا کوٹہ رکھا گیا تھا۔ گزشتہ برس ہم نے پانچ سے دس کر دیا تھا لیکن ہمارے ممبران پارلیمنٹ کا کہنا تھا کہ دس افراد کا کوٹہ بہت کم ہے اور اس میں ہم لوگوں کو ناراض زیادہ کرتے ہیں ان کو راضی نہیں کر سکتے ہیں' یا تو آپ کم از کم یہ بڑھا کر پچاس کریں یا پھر اسے سرے سے منسوخ کر دیں۔ ہم یہاں پر بیٹھے ہیں ابھی پوچھ لیتے ہیں' ظاہر سی بات ہے کہ پچاس حاجیوں کا کوٹہ فی ممبر ہم نہیں دے سکتے ہیں۔ اس طرح تو عوام کی طرف سے بہت زیادہ resentment سامنے آئے گی۔ میں آپ کی عدالت میں کھڑا ہوں جیسے آپ فرمائیں گے اس کے لیے حاضر ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کاظمی صاحب ممبران are very worried آپ explain کر دیں اور ان کو اعتماد میں لیجیے گا کہ جب آپ نئی پالیسی بنائیں ان کے پارلیمنٹری لیڈران سے مل لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر الیاس احمد بلور : جناب والا! جتنا کوٹہ Parliamentarians کو ملے گا وہ عوام کو مفت دیں گے اور اگر وہ Tour Operators کو ملے گا تو وہ پیسے کماتے ہیں' Parliamentarians اپنے حلقے کے لوگوں کو مفت دیں گے' ان کو oblige کریں گے۔

جناب چیئرمین : زاہد صاحب اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان : جناب والا! جیسا کہ وزیر صاحب نے جو کہا کہ ہم نے تین سو سے زیادہ کوٹہ کسی کو نہیں دیا ہے۔ ہمارے 90 Hajj Tour Operator Groups تھے' اس میں کتنا کوٹہ ان کو دیا گیا لیکن ایک بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ بلیدی صاحب نے کہا ہے میرے پاس ثبوت موجود ہیں اس کو کمیٹی کے حوالے کریں میں وہ ثبوت پیش کروں گا کہ کس کی سفارش سے کتنا کوٹہ کس کس کو ملا ہے۔ مہربانی کریں اس کو کمیٹی کو refer کر دیں۔ جب وزیر صاحب بیٹھے ہوں گے تو میں ان کے سامنے تمام ثبوت رکھ دوں گا۔۔۔۔

جناب چیئرمین : زاہد صاحب آپ سوال کریں' what is your question?

سینیٹر محمد زاہد خان : جناب والا! ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ جب انہوں نے یہ کوٹہ تقسیم کیا اور جن کو دیا گیا ان Tour Operators کا record بہت اچھا تھا اور اگر ان کا record اچھا تھا تو کتنے Tour Operators کا تھا۔

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب آپ اس سوال کا جواب دیں۔

جناب محمد سعید کاظمی : جناب چیئرمین! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اس وقت ہم جو حج پالیسی بنا رہے ہیں اس کے لیے ہم وہ parameters مقرر کر رہے ہیں جن سے یہ معاملہ بالکل transparent ہو گا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ پہلے تو کوٹے کی تقسیم کے وقت ہم منہ چھپاتے پھرتے تھے کہ کوئی ہمیں پکڑ نہ لے اور ہمارے اوپر کرپشن نہ ڈالے لیکن اب صورت حال انشاء اللہ ایسی ہو گی کہ کسی کو ہمارے پاس آنے کی بھی ضرورت نہیں ہو گی اور parameters clear and transparent ہوں گے' اس کے مطابق ہو گا۔

رہی یہ بات کہ ہمارے دوست زاہد خان صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم ثبوت دیں گے کہ کس کی سفارش پر کس کو کوٹہ دیا گیا' خیر وہ تو ثبوت دیں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر معذرت کے ساتھ زیادہ تر دوست وہ خفا ہوتے ہیں جن کی سفارش کو ہم کسی وجہ سے entertain نہ کر سکے ہوں۔

جناب چیئرمین : Next question ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

23. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that an agreement has been signed with Iran for the provision of electricity to the 31 villages of District Panjgoor، Makran، situated on Pakistan - Iran border، if so، the present status of work on that project?

Raja Pervaiz Ashraf: The agreement for supply of Power from Iran to villages in Paroom area of District Panjgur and Zamuran in District Kech near Pakistan Iran border was signed on 09-03-2006. The work was to be completed by September 2006.This agreement envisaged electrification of 31-villages in the area at an estimated cost of Rs.98.379 million. The work however could not be executed due to non availability of funds.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! ہمارے وزیر واپڈا ماشا اللہ بڑے true and hard worker ہیں اور واپڈا کے معاملات کو بہتر بنانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ میرا سوال ہے کہ پاکستان ایران سرحد پر واقع پنجگور، تربت، مکران کے بارے میں ہے۔ پاکستان اور ایران کا ایک agreement ہوا ہے اور چار سال سے وہاں گرڈ سٹیشن بنائے گئے جو پنجگور کے بالکل متصل ایران کا بارڈر ہے اس نے یہ کہا تھا کہ میں اس علاقے کو بالکل فری بجلی دوں گا اور وہاں یہ حالت ہے کہ ہمارے بارڈر کے بالکل ساتھ ہی ایران والوں کے لیے جو ہمارے اپنے رشتہ دار ہیں، بجلی کی سہولت موجود ہے۔ دو قدم ایران کی طرف جو رہتے ہیں ان کے لیے بجلی میسر ہے اور دو قدم اس طرف جو ہماری آبادی ہے اس میں تاریکی ہے وہاں بجلی نہیں ہے۔ اس سے ایک احساس محرومی بھی ہے اور ایران کی طرف جو ہمارے بھائی ہیں وہ ہمیں ایک طعنہ بھی دیتے ہیں کہ آپ کی کوئی حکومت ہے کہ ہمارا ایک چھوٹا سا ایک سو گھر کا گاؤں ہے اس میں بجلی میسر ہے اور آپ کے 35 گاؤں ہیں اس کے متصل، وہاں آپ کو بجلی نہیں دی جا رہی۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال پوچھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سلسلے میں میں نے ایک دفعہ وزیر صاحب سے بات بھی کی تھی اور میں لاہور میں واپڈا کے چیئرمین سے بھی ملا تھا اور میں خٹک صاحب جو کوئٹہ میں واپڈا کے انچارج ہیں ان سے بھی میں نے بات کی ہے کہ وہاں 23 villages ہیں ان کے لیے 23 crore rupees کی ضرورت ہے اور معاہدہ بھی ہو گیا ہے تو یہ چار سال سے pending ہے۔ وزیر صاحب نے اور چیئرمین واپڈا نے بھی مجھے کہا تھا کہ اس کے لیے ہم پیسوں کا انتظام کر رہے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج تک پیسوں کی release نہیں ہوئی اور لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ میں ابھی پنجگور گیا تھا تو وہاں لوگوں نے کہا کہ ہم سڑک بند کر دیں گے۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! سوال کیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب آج اعلان کریں، خوشخبری دیں کہ میں نے پیسے release کر دیے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سوال نہیں ہے۔ آپ سوال کیجیے، آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال یہ ہے کہ پیسے کب release کیے جائیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you.

وزیر صاحب! جواب دیجیئے بڑی مشکل سے سوال آیا ہے۔ میں سمجھ رہا تھا کہ سوال آئے گا ہی نہیں۔

راجہ پرویز اشرف (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): جناب چیئر مین! یہ حقیقت ہے کہ 2006 میں ایک bilateral agreement ہوا تھا جس میں Quetta Electric Supply Corporation اور اس کے counterpart Iranians کے درمیان اور یہ اکتیس گاؤں تھے جنہیں ہم نے electrify کرنا تھا۔ وہاں ہم نے grid station بنانا تھا اور ایران نے بجلی supply کرنی تھی اور اس کے لیے چھ مہینے time limit تھی اور اس کو 2006 میں ہی مکمل ہو جانا چاہیے تھا لیکن بد قسمتی سے یہ نہیں ہوا جیسا کہ معزز سینیٹر صاحب نے کہا ہے اب ہم نے اس معاملے کو دوبارہ take up کیا ہے۔ اب اس کے لیے ہمیں 113 million electrify کرنے کے لیے ضرورت ہے اور اس کے علاوہ گرڈ سٹیشن کو، اب گرڈ سٹیشن پر تو تقریباً کام ہو چکا ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ بلوچستان کا اب جو development package ہے اس میں ہم یہ بھی ڈال رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی: جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ Karachi Electric Supply کے 71 per cent shares have been handed over to the new company حالانکہ وہ ایک سال پہلے management لے چکی تھی لیکن کچھ اس کی reasons تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک روپیہ اس کے دام بھی بڑھا دیے اور ساتھ ساتھ تحفہ بھی دیا کہ آٹھ سے دس گھنٹے لوڈ شیڈنگ بھی کر دیں۔ آخر یہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟ کراچی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں؟

جناب والا! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا show put up کیا اور کروڑوں روپے خرچ کر دیے اور ایک wind mill دکھائی گئی کہ یہ چل رہی ہے اس سے پانچ کلو واٹ بجلی پیدا ہو گی۔ کیا national exchequer کے پیسے اس طرح برباد کرنے کے لیے ہوتے ہیں کہ اتنا بڑا show put up کیا جائے۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئر مین! جہاں تک Karachi Electric Supply Corporation کے بارے میں معزز رکن نے پوچھا ہے تو میں ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ سب کو پتا ہے کہ یہ privatization کب ہوئی۔ ہماری حکومت آنے سے پہلے اس کی privatization ہو چکی تھی۔ ہم نے آکران سے implementation agreement کیا ہے۔ اس کے تحت 361 million کی جو investment ہے وہ کراچی کے system کو upgrade کرنے کے لیے ان کو لانی پڑے گی جو کہ وہ پاکستان میں لے آئے ہیں۔ تو جو سارا obsolete system ہے اس کو upgrade کرنا اور efficient supply کرنا ضروری ہے۔

جہاں تک انہوں نے wind energy کی بات کی ہے، جناب چیئر مین! میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ معزز سینیٹر کھڑے ہو کر مبارکباد دیں گے کہ پاکستان ایک نئے era میں داخل ہوا ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور وہاں پر جو function ہوا ہے وہ بظاہر چھ میگاواٹ کے لیے تھا لیکن وہ پچاس میگاواٹ کا project ہے۔ چھ اور کمپنیوں کے معاملات

بہت آگے چلے جا چکے ہیں۔ ان کے financial close ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ within two years ہمیں 1200 میگاواٹ ملیں گے جو ایک green energy ہے جو ملک کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

جہاں تک انہوں نے اس پر خرچے کی بات کی توان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ Turkish company Zurloo نے وہ خرچہ کیا تھا' جو بھی وہاں اہتمام ہوا تھااور وہ کوئی اتنا بڑا نہیں تھا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی : شکریہ جناب چیئرمین ! میں یہ رہنمائی لینا چاہوں گا کہ جب معاہدہ ہو جائے اور معاہدے میں اس کی تکمیل کی مدت بھی متعین ہو جائے اور وہ خالی جیب سے معاہدہ کیا جائے' دنیا جہان میں ایسا کوئی دستور یا ضابطہ ہے؟ یا کوئی اور بھی ایسا صوبہ ہے کہ جس میں اس قسم کا معاہدہ بین الاقوامی سطح پر کیا گیا ہو اور خالی جیب سے کیا گیا ہو اور اس کی مدت تکمیل بھی متعین ہو اور پھر اس پر چار سال تک عمل نہ ہوا ہو؟

راجہ پرویز اشرف : جناب والا! یہ ان کی بڑی اچھی observation ہے اس معاہدے کو 2006 میں مکمل ہو جانا چاہیے تھا اور چھ مہینے سے زیادہ اس پر وقت نہیں صرف ہونا چاہیے تھا لیکن وہ کیا وجوہات تھیں' اس وقت کی حکومت کیوں نہ عمل کر سکی لیکن جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ اب ہم نے یہ مسئلہ ایران کے ساتھ take up کر لیا ہے اور اس کے لیے funds arrange کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین : بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : جناب چیئرمین ! میرا سوال tour operators کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین : Tour operators کے متعلق سوال ختم ہو چکا ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : جناب والا! پہلے مجھے موقع نہیں دیا گیا اور آئندہ وزیر صاحب نہیں آئیں گے' ہم کیا کریں۔

جناب چیئرمین : کل آئیں گے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : جناب والا! صرف دو باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ والوں کے لیے جو دس کا کوٹہ تھا۔۔۔

جناب چیئرمین : بادینی صاحب وہ سوال تو ختم ہو چکا ہے۔ اب تو water and power کی بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : میں اس کی وضاحت کرتا ہوں' کوئی احسان نہیں ہے' پیسے لے کر حاجیوں کو بھیجتے ہیں مفت نہیں ہے۔ اگر کسی کو مفت لے جائیں تو بتائیں۔ مگر پیسے دینے سے بھی ہمیں کوٹہ نہیں ملتا' اگر ایک آدمی کو چاہیے؛ وہ تین' تین ہزار لے جانے والے ہمیں پتا ہیں۔ وزیر صاحب کو بھی پتا ہے وہ بتاتے نہیں ہیں۔ تین'

تین ہزار کا کوٹہ ایک لیڈر لے جاتا ہے۔ ابھی بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ لیڈروں کی کمیٹی بنائیں' لیڈروں کی کمیٹی بنائی تو وہ سارے لے جائیں گے۔

جناب چئیرمین: شکریہ بادینی صاحب! پتا چل گیا۔ ٹھیک ہے ہم اس کو دیکھ لیں گے۔ وسیم سجاد۔

(مداخلت)

جناب چئیرمین: بادینی صاحب! وہ سوال ختم ہو چکا ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب والا! دو منٹ چھوڑیں پھر ختم کریں۔

جناب چئیرمین۔ اگلا سوال۔ طلحہ محمود صاحب۔

جناب چیئرمین: پاسپورٹ کا معاملہ ختم ہو چکا ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: ہزار کلومیٹر پر بھی پاسپورٹ آفس نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Next question Mr. Muhammad Talha Mehmood. On his behalf Mr. Haji Muhammad Adeel.

24. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the quantum / volume of electricity being generated through coal and Hydel resources in the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to produce more electricity through alternative sources like solar، wind energy?

Raja Pervaiz Ashraf: (a) Hydel.—The year-wise electricity generated from existing Hydel Power Stations:—

Year	Electricity generated (Million KWH)
2003-04	27,372,000
2004-05	25,671,049
2005-06	30,854,517
2006-07	31,925,375
2007-08	28,670,191
2008-09(upto Jan.09)	17,756,062

Coal.—The year-wise electricity generated from FBC Lakhra Power Station:

Year	Electricity generated (Million KWH)
2003-04	197.56
2004-05	174.89
2005-06	128.96
2006-07	136,14
2007-08	136.35
2008-09(upto Jan.09)	84.02

(b) The Government of Pakistan is actively pursuing the development of renewable energy sources for power generation.

Wind.—AEDB is aggressively facilitating the private sector in the development of wind power projects.

22 projects are in the pipeline at various stages of development.

Out of these‹ 11 investors have so far completed their feasibility studies.

06 IPPs have acquired Generation License from NEPRA.

03 IPPs have been awarded tariff by NEPRA.

M/s. Zorlu Enerji is currently engaged in finalizing the installation of 06 MW phase-1 of their 50 MW project‹ which would be commissioned in March‹ 2009.

Successful realization of these 22 wind projects will result in adding 1100 MW to the National Grid with in the next 3-5 years.

Solar

Rural Electrification.—AEDB is also carrying out village electrification under the Rural electrification program‹ and has so far electrified more than 3600 houses in over 61 villages in Pakistan‹ with more than 3000 houses in Sindh AEDB has initiated the electrification of another 300 villages in the Balochistan province.

AEDB has also initiated a PC-I for the development of a 50 MW solar thermal power project.

Solar Water Pumping

Pilot project of converting tube wells to solar energy with World Bank funding has been initiated. Successful implementation of the pilot will result in up scaling this project to an amount of US $ 250 million.

Development of Solar Products.—AEDB is facilitating Private Sector for manufacturing of RE products like Solar Geysers، Solar based LED Lights، Solar Lanterns، Solar Modules، etc. in the country.

Solar Street Lights.—AEDB has facilitated private sector for implementing project of solar street lights in the country. Several solar street lighting projects have been completed including installation of solar street lights in Gwadar، Liaquat Bagh، Rangers check posts in Balochistan. AEDB has installed demonstration Solar Street/Search Lights at the parking lot of Prime Minister's Secretariat. A PC-I regarding the conversion of outdoor/peripheral lights of Prime Minister's Secretariat and Prime Minister House has been submitted to PWD.

Solar Module Manufacturing Factory.—With AEDB's facilitation، M/s. Akhter Solar (Pvt) Ltd، had established a solar module manufacturing factory of 03 MW/year capacity in Hattar.

Apart from these initiatives of AEDB، the private sector has also carried out solar installations with the facilitation of AEDB.

Bio Mass

M/s. Clean Energy Development Ltd. of New Zealand is pursuing the developing of a 25 MW power project in Landhi cattle Colony، Karachi using bio mass. The project is anticipated to be completed by 2010. The pilot phase of 250 kW has been completed.

Two Power Purchase agreements have been signed by PESCO and FESCO for purchase of electricity generated through two bio mass power projects of 15 MW and 8 MW، respectively.

Micro and Mini Hydro Projects

Eight micro/mini hydro projects having a cumulative capacity of 80 MW have also been initiated with the funding from Asian Development Bank. These projects are being implemented in Punjab (5) and NWFP (3).

AEDB is also working to install 103 micro hydro power plants at Chitral and other places in the Northern areas. A project Document، approved by UNDP، is under review of EAD in this regard.

Feasibility studies for 25 additional sites in Northern Areas initiated by ADB funding.

Senator Haji Muhammad Adeel: O.K.

میرا ضمنی سوال یہ ہے راجہ صاحب سے ہے تو راجہ صاحب پتہ نہیں جواب دے یا نہ دے۔ انہوں نے جو بتایا ہے کہ موجودہ Hydel Power Stations سے بجلی کی سالانہ پیداوار حسب ذیل ہے۔ اس میں ہمیں بتائیں کہ صوبہ پختونخواہ سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آخر یہ بجلی کی پیداوار آپ کے دور میں کم کیوں ہو گئی۔ دیکھیں 2005-06 میں 30 ' 2006-07 میں 31 اور پچھلے سال 28 تو یہ کم کیوں ہوئی ہے۔

راجہ پرویز اشرف: شکریہ جناب چیئرمین! پہلے تو معزز ممبر نے کہا کہ 2008-09 میں کم کیوں ہو گئی ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس سے 2007-08 وہ پورے سال کی ہے اور یہ جو ہے یہ up to January 09 ہے۔ یہ چھ مہینے کا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں 2007-08 کی بات کر رہا ہوں۔ 2009 کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! جواب سن لیجیے۔

راجہ پرویز اشرف: ہاں' وہ جو over all آپ بات کر رہے ہیں۔ اس میں ضرور جب پانی ڈیمز میں کم ہوتا ہے تو کم generation ہوتی ہے اور جب زیادہ پانی آتا ہے تو زیادہ ہوتی ہے۔ پچھلے سال پانی کم آیا تھا۔ جناب چیئرمین! ڈیمز میں پانی کا جو flow تھا وہ پچھلے سال کم تھا اور اس دفعہ خدا کے فضل و کرم سے وہ بہتر ہو رہا ہے۔ اب آپ نے دیکھا ہو گا کہ چھ مہینے جو اب گزرے ہیں تو اس میں 17،756،062 کلو واٹ بجلی کی generation ہوئی ہے۔ اگر آپ اس کو سال پر لے جائیں گے تو یہ سب سے زیادہ ہو جائے گی۔ پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ شکریہ جی۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! آدھا جواب دیا ہے۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! ان کے سوال کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ صوبہ پختونخواہ سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے fresh notice دے دیں تاکہ میں صحیح جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اختلاف): جناب والا! اس میں لاکھڑا پاور سٹیشن کے بارے میں اطلاعات دی گئی ہیں۔ اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ پاکستان کا واحد power generating unit ہے جو کوئلے سے چلتا ہے۔ اور اگر یہ کامیاب ہو تو کوئلہ پاکستان میں موجود ہے اور اس سے بہت سی بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ وہاں پر تین پاور یونٹ ہیں۔ تو یہ اطلاعات مجھے غلط لگ رہی ہیں۔ اس کی 2003 سے privatize کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور اس کی capacity 30 MW سے کم ہو کر رہ گئی ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے معلوم کریں اور واقعی یہ اطلاعات غلط ہیں تو پھر action لینا چاہیے' کیونکہ یہ بالکل غلط آ رہی ہے۔ یعنی totally 197.56 کا مطلب یہ ہے کہ 100% سے زیادہ کام کر رہا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ پھر 84 کا جو لکھا ہوا ہے کہ upto January 09 وہ بند پڑا ہوا ہے۔ اس وقت یہ بند ہے۔ پانی نہیں ہے تو بند پڑا ہوا ہے۔ یہ لکھا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے اور

میں گزارش کروں گا کہ معلوم کر لیں اگر غلط ثابت ہو تو سخت ایکشن لیا جائے۔ مجھے لگتا ہے کہ کسی نے غلط اطلاعات دی ہیں۔

جناب چیئرمین : معلوم کر لیں۔ڈاکٹر جاوید لغاری۔

سینیٹر ڈاکٹر جاوید آر لغاری : اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں Coal Fired Plant کی کوئی نئی capacity add نہیں ہوئی ہے پچھلے چھ سال میں۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ اگلا Coal Fired Plant کب on line ہو گا' کیا capacity اس کی ہو گی اور کہاں پر ہو گا؟

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب۔

راجہ پرویز اشرف : شکریہ جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی نعمت ہے جو پاکستان کو دی ہوئی ہے۔ جس طرح لاکھڑا کی بات کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو تھر کول ہے وہ کوئی 185 بلین ٹن کا ذخیرہ ہے ہمارے پاس۔ اس کے لئے ہم بڑی تیزی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس کے لئے International competitive bidding کروا رہے ہیں۔ بہت ساری کمپنیوں نے اس میں interest show کیا ہے۔ خاص طور پر چائنا کی کمپنی نے اور آسٹریلین کمپنی نے۔ ایک کورئن پاور کمپنی نے ایک ہزار میگا واٹ کا MOU sign کیا ہے۔ جس پر وہ وہیں پر integrated plant لگائیں گے' mining کریں گے اور generation بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین : بادینی صاحب! حج پر سوال نہ کیجیے گا' Water and Power پر ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : جناب چیئرمین! ہمارا تعلق بلوچستان سے ہے۔ بلوچستان میں نہری علاقہ نہیں ہے۔ ہماری request ہے منسٹر صاحب سے۔ بے شک لوڈشیڈنگ کریں۔ جتنا بھی ضروری ہے۔ وہ ایک دفعہ کر کے بتائیں کہ اس وقت پر لوڈشیڈنگ ہو گی۔ ہر ایک گھنٹے کے بعد بجلی دو گھنٹے تک لوڈشیڈنگ ہوتی ہے۔ اب فصل تیار ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین : بادینی صاحب! سوال کیجیے۔آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : سوال یہی ہے کہ لوڈشیڈنگ کریں لیکن اس کے لئے ایک وقت مقرر کریں۔ اس کا ہمیں جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

راجہ پرویز اشرف : بلوچستان میں جو سب سے بڑی problem ہے وہ system constraint ہے۔ وہاں لوڈشیڈنگ اس لئے نہیں ہے کہ وہاں پر پاور سپلائی ہم نہیں دے رہے ہیں لیکن وہاں کا جو system ہے that has to be upgraded. Transmission line نئی بچھائی جا رہی ہے وہاں پر اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مکمل ہونے کے بعد اور کوئٹہ میں 200 MW کا rental لگنے کے بعد وہاں کے حالات بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب آخری سوال پوچھ لیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! بلوچستان میں ایک پاور پلانٹ تھا جو تقریباً 100 MW بجلی فراہم کرتا تھا اور وہ ہمارے اپنے کوئلے پر چلتا تھا لیکن اس کو بند کر دیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ کوئلہ کوئٹہ میں مہرداد سے لے کر دوکی تک تمام پہاڑوں کے نیچے کوئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: میں عرض کر رہا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ یہ کوئٹہ کا تھرمل پاور کو بحال کرنے کا پروگرام ذرا بتائیں اور ایک transmission line چشمہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ژوب کوئٹہ کے بارے میں کئی سالوں سے ہم تجویز دیتے آئے ہیں اور یہ ایجنڈے پر ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں میری request ہے کہ اس سال بجٹ میں اس کے لئے allocation ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی حسیب خان بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد آپ کو time ملے گا۔ جی منسٹر صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! معزز ممبر نے کوئٹہ کے نزدیک شیخ ماندہ کا جو پاور سٹیشن ہے اس کے بارے میں بات کی ہے۔ تو اس کے لئے یہ گزارش ہے کہ اس کو upgrade کیا جائے۔ کیونکہ جو اس کی capacity تھی اور جو مشین تھی وہ out of date ہو چکی ہے۔ اس پر خرچہ زیادہ آتا ہے اور generation کم ہوتی ہے' لہٰذا اس کو upgrade کرنے کا بالکل پروگرام ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: میرا معزز وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ میں سب سے پہلے تو ان کو مبارکباد دیتی ہوں کہ جو انہوں نے wind کا project لگایا۔ .That is very good اور اس سے میں سمجھتی ہوں کہ اس پورے پاکستان کی انڈسٹری بند ہے بجلی کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ اس طرح کے جو اور projects لکھے ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی ہے کہ یہ لگا رہے ہیں مگر ایک بات یہ ہے کہ بجلی ابھی لوگوں کو مہیا نہیں ہوئی مگر بل انہوں نے ڈبل کر دیا۔ یہ بڑی زیادتی کی بات ہے۔ میں یہ ضرور ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وجہ کیا ہے۔ آپ نے سہولت تو دی نہیں ہے کسی کو تو بل کیوں زیادہ ہو رہے ہیں؟ غریب لوگوں کے لئے تو بہت برا حال ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں honourable member صاحبہ کا جنہوں نے مبارکباد دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خوشی کا موقع ہے کہ یہ نیا نظام چلا ہے اور wind energy کی طرف ہم گئے ہیں۔ جہاں تک بل کا تعلق ہے تو جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ tariff determination جو ہے وہ NEPRA کرتی ہے اور NEPRA جس وقت tariff determine کرتی ہے تو ہم اسے notify کرتے ہیں۔ تو میں House کی

اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو ہماری generation cost ہے اور جس قیمت پر ہم بیچ رہے ہیں اس میں 120 بلین کا فرق سالانہ آتا ہے۔

وہ یا تو سبسڈی سے پورا ہوتا ہے' وہ 65 billion تھی اسی لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہم لوگ circular debt میں آ گئے تھے اور circular debt آدھا اس حکومت نے ختم کر کے بہت بڑا کارنامہ کیا ہے۔ جس سے ہماری گیارہ سو کے قریب generation زیادہ ہو گئی ہے۔ صرف میں آج کا بتانا چاہا رہا تھا کہ کچھ misperception ہوتی ہیں کہ پچھلے سال 626 میگاواٹ کی کمی تھی اور آج 999 میگاواٹ تھی۔ یہ فرق اس سسٹم کو ٹھیک کرنے سے آیا۔

جناب چیئرمین: جی سلیم سیف اللہ صاحب۔

Senator Saleem Saifullah Khan: Thank you Mr. Chairman. I am، no body to guide you sir، but normally preference is given to the Opposition Benches when questions are asked. I would like to submit to my honourable friends on the other side of the divide that they are part of the Government. They have many occasions، parliamentary parties، cabinet meeting to ask their colleagues، their ministers the question they have. So kindly do give preference to the Opposition. My question to the Minister is that there is something called carbon credit، I am sure he is aware of it، it runs into billion of dollars which are distributed all over the world.

شاید ان کے علم میں ہو کہ اس وقت اکتیس فیصد کاربن کریڈٹ انڈیا لے رہی ہے۔ چوبیس فیصد چائنا لے رہا ہے۔ پاکستان شاید 1%. بھی نہیں لے رہا۔ اس لیے مہربانی کر کے ان چیزوں پر بھی توجہ دیجیئے۔

جناب چیئرمین: جواب دیجیئے۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! کاربن کریڈٹ کی بات ممبر صاحب نے کی۔ جناب والا! اس وقت پاکستان میں جو carbon credit playing ہوئے ہیں اس کی رقم بالکل negligible ہے لیکن اب جب ہم گرین انرجی کی طرف جا رہے ہیں سولر انرجی کی طرف جا رہے ہیں تو کاربن کریڈٹ بھی کلیم ہونگے جس طرح یہ wind mill لگ رہی ہیں تو ان کے جو کاربن کریڈٹ ہیں وہ باقاعدہ آ رہی ہیں۔ جو ہم انرجی سیور لے کر آ رہے ہیں اس پر ہم کاربن کریڈٹ کلیم کر رہے ہیں۔ اب یہ trend پاکستان میں بھی ہے اور ہم اس پر تیزی سے کام کر رہے ہیں and we are aware of this thing. Thank you.

جناب چیئرمین: جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! یہ جو نیپرا کے ریٹس کی بات ہوئی تھی۔ واپڈا ایک کمرشل ادارہ ہے اور بجلی سپلائی کر کے وہ منافع بھی کماتا ہے۔ اگر کسی منافع بخش ادارے کی وجہ سے کسی کو نقصان ہو تو اس کو compensate بھی کیا جاتا ہے یہ دنیا کا ایک اصول ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ لوڈشیڈنگ کی وجہ

سے جو انڈسٹری کو نقصان ہوتا ہے یا بچوں کو جو نقصان ہوتا ہے' یا تعلیم کا جو نقصان ہوتا ہے' جس کی وجہ سے بیمار مر جاتے ہیں تو کیا واپڈا ان کو compensation دینے کے لیے کچھ سوچ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ electric generation and supply کا جو نظام ہے اس پر پورا fit نہیں ہوتا۔ میں نے پہلے بھی آپ سے عرض کیا کہ یہ تو gap ہے 120 بلین فی سال ہے۔ generation کی cost زیادہ ہے اور ادائیگی بلوں کی صورت میں کم ہوتی ہے تو جہاں تک معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ اس کی compensation ہونی چاہیے تھی تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ لوڈ شیڈنگ آخر کیوں؟ لوڈ شیڈنگ اس لیے ہوئی ہے کہ پچھلے آٹھ نو سالوں میں generation میں کوئی ایک میگاواٹ کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ یہ اس حکومت کا planning failure تھا مجھے یہ کہتے ہوئے اچھا محسوس نہیں ہوتا کہ مجھے پیچھے دیکھنا پڑے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر compensation کی بات ہو تو پھر کسی کو liable ہونا پڑے گا۔ ہم جو کچھ آج کر رہے ہیں اس کی ذمہ داری انشاء اللہ ہماری ہو گی۔

25. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to up-grade the 50 KV transformer installed adjacent to Middle School and Bilal Masjid in village Darkali Sher Shahi، Tehsil Kallar Syedan، District Rawalpindi، if so، when?

Raja Pervaiz Ashraf: It is intimated that proposal for augmentation of existing 50 KVA Transformer to 100 KVA alongwith 01 No. LT structure has been approved for Middle School and Bilal Masjid in village Darkali Sher Shahi، Tehsil Kallar Syedan، District Rawalpindi. The augmentation work has been completed on 27-02-2009.

26. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revive the Islamabad New City Project launched in 1995 or to compensate the affectees of that project، if so، its details?

Mr. Rehmatullah Kakar: The case is subjudice in the Lahore High Court. In pursuance of the decision of Lahore High Court، the affectees will be compensated.

27. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the dates and rate of increase or decrease in the tariff of electricity for domestic and commercial consumers in the country since November، 2007;

(b) the rate of recovery from the consumers during this period;

(c) the amount of electricity bills outstanding against the government and semi government departments، oil and gas companies، banks، financial institutions and big companies for the last two years، separately in each case;

(d) the steps taken by the government to recover the said amount; and

(e) the steps taken by the Government to ensure in time recovery in future of the amount of electricity bills from government and big commercial organizations in the country?

Raja Pervaiz Ashraf: (a) The reply in case of PEPCO is as follows*:—

(b)

(c) Outstanding amount as on 31-01-09

	Rs. in Million
Govt. /Semi Govt. Deptts.	21،902.000
Oil and Gas Companies	5.682
Banks	16.035
Financial institutions	0.2
Big Companies	*312.97

*Out of 312.97 million، 300.35 million is due to Court cases filed by companies against tariff + withholding tax. Usually banks، big companies are regular payees and do not default.

(d) Launched special recovery campaign by formulating recovery teams at sub-division، division and circle level.

Monitoring of recovery through designated monitors at company headquarter level.

Interaction with the drawing and disbursing Authority of Government department for payment of arrear bill.

Timely and correct delivery of bills to respective consumers.

Monitoring the payment of big consumers on the due date.

Delivery of equipment removal notices to the consumer and pursuance for payment of outstanding dues.

Pursuance of litigation cases & its settlement out of court on merit.

Payment at source is also received from Govt. departments. Even then Govt. connections are defaulters.

Field formations are directed to use tool of disconnection‹ where it is necessary.

Incentives for waiver off late payment surcharge are also given to the Government defaulting departments‹ if they clear the outstanding dues upto 30th‹ June of each year.

(e) Joint Secretary (CF) Finance Division. GoP‹ Islamabad and Secretary Finance‹ Finance Departments of Provincial Governments‹ are regularly kept informed on monthly basis about the billing and the amount required to be paid by the concerned department.

Meetings with Chief Secretaries/Finance Secretaries of the provinces have been held time and again for recovery of outstanding electricity dues.

Reconciliation of billing and outstanding arrear of all Govt. departments to ensure correct billing & its recovery.

Monitoring of recovery as special campaign through recovery team at Regional / Circle‹ Division & Sub Division level.

Frequent review conference at company level to monitor recovery from running / permanent disconnected and deferred cases.

Interaction with the drawing and disbursing Authority of Government department for payment of arrear bill.

Delivery of equipment removal notices to the consumer and pursuance for payment of outstanding dues.

Pursuance of litigation cases & its settlement out of court on merit.

Monitoring the payment of big consumers on the due date.

(b) The rate of recovery from the consumers during this period:—

Period	Amount Billed Amount in Millions	Amount Recovered	%age of recovery
July-March 2008-09	50,323	44,991	89.4%

July-March 2007-08	41,011	36,748	89.6%

(c) The amount of electricity bills outstanding against the Government and Semi Government departments‹ oil and gas companies‹ banks‹ financial institution and big companies for the last two years‹ separately in each case:—

Department Name	No. of connection	Balance dues upto Feb, 2009
Federal, Provincial Government departments and others	10,760	3,095,660,296
Karachi Water and Sewerage Board	270	6,803,622,396
Grant Total:	11,030	9,899,282,692

(List of departments is attached)

(d)‹ (e) as per details given against each.

28. *Hafiz Rasheed Ahmad: Will the Minister for Zakat and Ushr be pleased to state whether any amount from Zakat funds has been provided to the Internally Displaced Persons from FATA and NWFP due to the ongoing military operations in the said areas‹ if so‹ the amount provided to them so far and the procedure adopted for the disbursement of that amount?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: There is no such provision in the Zakat and Ushr Ordinance‹ 1980‹ therefore‹ no amount of Zakat funds has been allocated in Zakat budget for internally displaced persons of FATA and NWFP.

29. *Hafiz Rasheed Ahmad: Will the Minister for Zakat and Ushr be pleased to state whether any amount from Zakat funds is provided for medical treatment of poor patients‹ if so‹ the amount allocated and utilized out of those funds for that purpose during the current financial year?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: Rs.822.542 million have been allocated in Zakat budget during the current financial year 2008-09 for treatment of deserving patients. Out of this‹ an amount of Rs.502.136 million has been utilized.

30. ***Hafiz Rasheed Ahmad:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to village Matore، Tehsil Kahuta، District Rawalpindi، if so، when?

Dr. Asim Hussain: No، there is no proposal under consideation to supply gas to village Matore، Tehsil Kahuta، District Rawalpindi.

31. ***Mr. Sardar Ali Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the schedule of load shedding for urban and rural areas in the country; and

(b) whether there is any difference in the duration of load shedding amongst the four provinces?

Raja Pervaiz Ashraf: (a) There is a difference of two hours in the duration of load shedding in the urban and rural areas. The schedule of load shedding for urabn and rural areas respectively in the country during the last 06-months is given hereunder:—

11-09-08 till 03-10-08	There was no load shedding in the country.
04-10-08 till 31-10-08	There was maximum of 4 — 6 hours of load shedding، which extended to 8 — 10 hours uptill 26-10-2008، when it was again reduced to 4 — 6 hours till 31-10-2008.
After 31-10-08 till 4-12-08.	There was no load shedding.
After 04-12-08 till 31-01-2009	A maximum of 8—10 hours load shedding was carried out in the country through PEPCO managed DISCOs/Companies while the large industry was shed for 04 hours daily.
After 31-01-09	There was no load shedding.

till 18-03-2009	
After 18-03-09 till date	A maximum of 5—7 hours load shedding is being carried out in the country through PEPCO managed DISCOs/Companies، while the industry is only being shed for 4-6 hours.

(b) There is no difference in the duration of load shedding amongst the four provinces except for Balochistan، where duration of load shedding for rural areas is some times more due to system constraints in that particular area.

32. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the government to construct a Dam for Hydel Power generation in Kaghan، if so، its details; and

(b) whether it is a fact that the provincial government of NWFP has not been consulted on the said project، if so، its reasons?

Raja Pervaiz Ashraf: (a) Presently no Dam project is under consideration/implementation by WAPDA in Kaghan.

However Suki Kinari Hydropower Project on river Kunhar for 840 MW power is being taken up in private sector through PPIB.

(b) Government of NWFP is fully aware of this development. Hydropower projects above 50 MW come under the purview of PPIB/Federal Government.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Thank you. The question hour is over، the remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read. Now we take up the leave application.

مولانا عطاء الرحمٰن نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لیے حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اب کل کا جو adjournment motion تھا اس پر winding up speech وزیر داخلہ نے کرنی ہے۔ میرا خیال ہے اس کو پہلے لے لیا جائے۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: میرا پوائنٹ آف آرڈر راجہ صاحب سے concerned ہے تو kindly پندرہ دن سے pending ہے۔

جناب چیئرمین : سیکرٹری صاحب آج تو place نہیں کیا گیا۔ راجہ صاحب آ جائیں گے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور : آرڈر آف دی ڈے پر نہیں ہے لیکن راجہ صاحب مصروف ہوتے ہیں ملتے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : راجہ صاحب آ جائیں گے۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir، according to the rule

ہم نے پہلے submit کیا ہوا ہے۔

(مداخلت)

Further discussion on the Adjournment Motion Re: Murder of Political Leaders، Security and Human Right Condition and Law and Order Situation in Balochistan.

جناب چیئرمین : احمد علی صاحب، حسیب صاحب ایک منٹ winding up speech ہو جائے اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔

We may now take up item No. 4 regarding further discussion on the admitted adjournment motions regarding the murder of three political leaders in Turbat، Balochistan، the security and human rights condition and the deteriorating law and order situation in the province after the incident.

تمام سپیکرز نے اپنی speech مکمل کر لی ہے۔

I now give floor to Mr. Rehman Malik Advisor to Prime Minister Interior on conclude the debate.

Senator A. Rehman Malik (Advisor to Prime Minister on Interior): Thank you Mr. Chairman. I request undivided attention from my colleagues. This is a very serious issue، Mr. Chairman، and I share all the concerns which have been expressed for the last two days by honourable colleagues…..

سینیٹر محمد ہمایوں خان : جناب والا! اگر یہ اپنی تقریر اردو میں کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین : آپ ترجمہ لگا لیں۔ ہمایوں صاحب وہ سپیکر ہیں، interpretation آ رہی ہے آپ headphones لگا لیجیے۔

سینیٹر اے رحمان ملک : میں کوشش کروں گا کہ mix تقریر کروں۔ شکریہ جناب۔

Specially the expressions which were given by ……….

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ پلیز راجہ صاحب اگر آپ نے discussions کرنی ہیں تو باہر لابی میں جا کر کر لیجیئے۔ شکریہ۔

Senator A Rehman Malik: I had noted each and every point which was given by the colleagues particularly by Mr. Mandokhel، Senator Malik sahib، Prof. Khurshid sahib، Sajjad sahib and Ishaq Dar sahib. One thing which is very clear now that there is a realization that there are issues and we need to do something for that to satisfy our brothers from Balochistan as the grievances are growing day by day.

جیسے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمارے وہ ناراض بلوچی بھائی، پختون بھائی جن کا تعلق بلوچستان سے ہے، ان کے سارے معاملات کی صحیح طریقے سے چھان بین بھی کی جائے اور حکومت کو جو کرنا چاہیے وہ ہونا چاہیے۔ اسی ضمن میں میں تھوڑا سا background عرض کروں گا اور میں جو بھی facts یہاں پر آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں it is nothing but the truth and fact اور جو sentence بولوں گا اس کے reference میں اگر کسی کو کوئی documentary evidence کی ضرورت ہوگی تو I will also produce.

Mr. Chairman، some of the briefings will be open. I will be very open to talk on that but there are certain aspects of my briefings، I request your honour and also request to my colleagues that I would like to request that let there be two senators from each party and I would like to give them some of the information in camera. This is absolutely necessary because when I will be giving some questions، some answers and some facts the people will have some doubts in their minds and they need to be satisfied obviously not in the open House but in the background when we meet together.

Mr. Chairman، let me give you the efforts which were undertaken by our Government starting with the coalition and with the passage of time whatever the steps were taken under the instructions of the President of Pakistan، Prime Minister of Pakistan and other coalition leaders and time and again، we had been interacting with our allies and as well as the leadership in Balochistan.

First of all we contacted Mr. Mangal. I personally went and followed by another visit with the Home Minister Sindh and I gave him the offer، Mr. Mangal! you are free man، you can go. We will tackle the issues later. He said، "Mr. Rehman! I cannot do it unless you release my workers because I will step out of the hospital،" he was in fact detained in the hospital and he gave me the list and in next few weeks not only Mr. Mangal was released but all his workers were released and I thanked to the cooperation extended by the Chief Minister Balochistan and thereafter the big issue was، of course، Mari Tribe. As you are aware of the fact، Mr. Harbeyar as we speak، he is in London

and there was a case against him on gun running. Under the instructions of the President I met him in London. I had three consecutive meetings with him and I examined his matter personally with the help of the local lawyer and I came to the conclusion that it was not a case fit for trial and accordingly I came back and، Mr. Chairman، you were the Minister for Law at that point of time، I came to you، I discussed this matter، you very kindly agreed with me and then we decided to send the entourage of Pakistan to London and we not only hired a lawyer but lawyer of Mr. Harbeyar، we decided to contest his case in London and accordingly Mr. Harbeyar said that he can be benefited if all the cases against him in Pakistan withdrawn and only then he can get a relief there because the charges of sedition، terrorism and if a clean chit is given by the Government of Pakistan، obviously he will be benefited. Fine، I came back and I had discussions with the Chief Minister. We withdrew all the cases against him except one case where somebody، a third party was involved and we also convinced them and today there is no case against Mr. Harbeyar and based on that effort the case against Mr. Harbeyar in London was closed. Then I was asked by the President to meet the other family members، I met Mr. Zain Mari and I saw his issue also because the then Government under General Musharraf had asked his extradition from UAE. I met the concerned authorities there and they had certain documentation to be done which was done in less than 48 years، I had his passport back to him and he is a free man to come to Pakistan. All cases against him were also finished.

Similarly، I met the Bugti Tribe and almost every son of Mr. Akbar Bugti، I am in touch and we are working out a formula where this dispute should get resolved. Obviously all these efforts had not come to the light till today but I am bringing all those efforts for the kind information of my colleagues، Mr. Chairman، so that they must know what we have been doing in this regard. Again on the instruction of my leadership، I made at least five trips to Balochistan. I met all those who matter and most of my colleagues are witnessed to it، Mr. Hasil Bazinjo was also present in one meeting، my dear friend Mr. Mandokhel was present، Mr. Malik was present، I am really grateful for the guidance they have given to me. Even yesterday، the guidance which was given to me by one of my honourable colleagues، it is being implemented Insha Allah but I will come later on this issue.

Then we come to the grievances. Everybody in Balochistan demanded، I repeat demanded their shares of their resources and the President of Pakistan in his four to five meetings which he held with the senior leaderships، agreed with their demands.

We say with the full conviction‹ yes‹ there are grievances and they have genuine grievances and we are there to resolve and solve them according to the wishes of the Baloch and Pakhtoon brothers and sisters in Balochistan and accordingly another meeting was held. This was the major issue‹ then they said we have a problem with Frontier Corps. There are 36 check posts within Balochistan and we are Pakistan. Why should there be interception? Why should be there checking? And my colleagues from Balochistan are witnessed to it that in less than 24 hours I had those all check posts removed. I called the Frontier Corps' General Mr. Saleem in the presence of the Chief Minister‹ I told him henceforth you are reporting to the Chief Minister. You don't have to tell me. First get the instructions from him and just inform me and thereafter today Frontier Corps is working under the subordination of the police. Whenever they are requisitioned‹ they are supposed to take those orders and I am ensuring at least for the last four weeks I am following those instructions‹ I am following those cases and even my last visit just about two weeks back again I held the meeting with the Chief Minister and other officers and this is being continued.

Mr. Chairman‹ the Prime Minister is taking personal interest in the affairs of Balochistan and I don't remember a single week when he has not held meeting with our Baloch brothers other than even who are the elected representatives we believe‹ there are certain parties which have not been able to come to the Parliament but we have equal respect for them and therefore‹ we are interacting with them on weekly basis and on the request of the Chief Minister Balochistan‹ the Prime Minister was gracious enough to condone 17.5 billion rupees of loan which was on the Balochistan Government.

Senator Muhammed Ishaq Dar: That was over draft.

Senator A. Rehman Malik: Yes‹ it was over draft. We say it a loan. In Mr. Ishaq Dar's language it is over draft but I am a non-economic person‹ forgive me for using the wrong terminology but now‹ I am coming on to further. Obviously‹ they are our brothers who are suffering and suffering brings distress‹ suffering brings obviously disorder‹ not physical disorder‹ mental disorder but law and order situation also comes. I will come on that point little later but the visit of the President of Pakistan was the landmark and he gave on behalf of the Government of Pakistan 46 billion rupees in the development project and it was in continuation of the policy of the Prime Minister in which he had given 3D policy; dialogue‹ development and deterrence and let me assure you‹ all my colleagues as far as deterrence in Balochistan is concerned I can tell you with full authority there is no military operation. There is no military operation since we

have taken over. I will، sir، explain everything and I will be grateful if you give me undivided attention، I will be sitting here to give you all questions and I will redress all those questions whichever you make of course، with authentic proof whatever is available with the state.

This package which was announced by the President of Pakistan was well taken by our people from Balochistan and by the other civil society، other factions of the society and obviously this was a right way to a right roadmap which has been prepared by the Federal Government to redress the issues of our Baloch brothers and sisters.

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: I have heard you for two days. Mr. Chairman، if my friend is not interested to hear all we done، fine، I will cross over respecting your feelings my dear sir، but allow me to say……….

Mr. Chairman: Mari sahib please sitdown.

سینیٹر میر مہابت خان مری: ابھی میں صاف صاف کہتا ہوں کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں یا سارا، total غلط ہے۔ جب FIR تھی تو آپ نے کیوں اس کو واپس کیا۔ میرے بھائی کو ہربیر نے قتل کیا ہے۔ آپ کون ہوتے ہیں معاف کرنے والے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مری صاحب ذرا ان کو سن لیں۔ آپ پلیز بیٹھ جائیں۔ آپ ان کو لیں۔ جمہوریت یہی ہے مری صاحب۔ چلیں آپ continue کریں۔

(Interruption)

سینیٹر میر مہابت خان مری: بلوچستان کا مسئلہ اس طرح حل نہیں ہوگا جس طرح رحمٰن صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ٹھیک ہے آپ ذرا ان کو سن لیں۔

Senator A. Rehman Malik: Now the demand، there is a demand of A-area and B-area.

Honourable brother پہلے میری پوری بات تو سن لیں۔ میں نے آپ کی بات کل سنی تھی ساری۔ Any way، demand of converting A-area to B-area، the government allocated Rs. 7 billion to get the Balochistan territory…..

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: Sir، please listen to me. I just request you، I humbly request you. Please give me a few minutes to speak.

(Interruption)

جناب چیئرمین : مری صاحب please سن لیجئے۔آپ سن لیجئے۔

سینیٹر میر مہابت خان مری : بلوچستان کا مسئلہ ان سے حل نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک۔ سن لی آپ کی بات۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک : ہم آپ کو لاتے ہیں' آپ حل کریں ہمارے ساتھ۔آپ میری پوری بات تو سنیں۔

جناب چیئرمین : آپ سنیں تو سہی بات کو۔

Senator A. Rehman Malik: There is a forum، I think I have the right to speak. Let me give my point of view sir.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I am on a point of order.

جناب چیئرمین : speech سن لیجئے راجہ صاحب اس کے بعد آپ بول لیجئے گا۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق : Point of Order اس لیے ہے' جو problem پیدا ہوئی ہے وہ اس وجہ سے ہوئی ہے.. That the Minister is not following the rule. The procedure is..

Senator A. Rehman Malik: We have followed the rule، please sir، we have followed the rules.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: The wrong way in which the Minister is addressing the House، he should not address members directly. He is asking those people to give him undivided attention. Why should he do it. It is the prerogative of the Chair. He should address the Chair. The moment he addresses، the member is addressing back. He does not know the procedure.

Mr. Chairman: Thank you، Raja Sahib.

Senator A. Rehman Malik: Thank you Raja Zafar-ul-Haq Sahib for correcting me. I will follow that. Thank you.

Mr. Chairman، there are two areas، A and B. The police control and the previous control of the levies، Tehsildar which is Sardari system. There were seven billion rupees which were allocated and so far 5.1 billion rupees have already been spent on that.

The demand of the friends from Balochistan is to get it back to the Sardari system which is being actively considered and hopefully some results will come. Now، what are issues which have been raised by our friends from Balochistan. No.1، no military operation to be done in Balochistan. I have already confirmed. There is no military operation as we speak. Second، release of all political prisoners and release of political prisoners has already been done. There are 36 political prisoners but they are involved in some type of murder crime. Their case is being examined and as we speak، there is a committee which has been formed and it is proceeding further into the action.

Then the employment opportunity. Obviously، this is very much being demanded that the people of Balochistan، are not being given kind of equal right in the federal services and other services of Pakistan. That is also being actively considered.

NFC Award، there is demand that let it be according to the area، not according to the population. That is also being considered then the finalization of rehabilitation of the displaced people from Balochistan. That is also being considered and then we come to the issue of law and order.

Mr. Chairman، today we have to decide، are we talking of law and order? Are we talking of insurgency. I will give the brief background as to what is happening in Balochistan today. As you are aware of the fact that Balochistan is under the same kind of situation for the last seven years. During the previous regime obviously the shahadat of Nawab Akbar Bugti did bring a lot of more problems in the country and in the province.

Coming on BLA، BLA، BLFU and all these organizations which emerged…

(Interruption)

جناب چیئرمین : نیر بخاری صاحب آپ please بیٹھیں ناں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : میں بڑے ادب سے ان سے گزارش کروں گا You cannot interact with the people sitting in the gallery، Bukhari Sahib. اگر آپ یہ کریں گے تو پھر تو سارا ہاؤس یہ کرے گا۔ Even member کیا ایک چیئرمین بھی بیٹھا ہو تو You cannot go to interact across the….

Mr. Chairman: Bukhari Sahib please، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے.

Senator A. Rehman Malik: I have humbly requested undivided attention from your goodself. At small things، I hope، I am not interrupted. That is my floor to continue، Mr. Chairman.

Let me come up to BLA، let me remind you Afghan-Soviet Russian war. We fought against and Pakistan had a role. Russia did not forget it. Afghanistan، what happening today، it is not a secret. How much India has been kindly with us، that is also not a secret. BLA was actually raised by Soviet Union funding and backed by India. It remained dormant for sometime which resurfaced after the shahadat of Nawab Akbar Bugti. There are about one thousand students from Balochistan who got training from Russia and they are very much present in Balochistan.

Senator Mir Hasal Khan Bizinjo: I am sorry، I am very sorry…

Senator A. Rehman Malik: Please، I need my interaction. You please go ahead. At this point of time، I would like to tell you the hostile agencies which are operating in Balochistan.

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، I need to explain to world، I need to explain my nation. I need to explain in this House the facts of the case. We should have the patience to listen that.

Mr. Chairman، I will refer you، BLA has demanded independence of Balochistan. I will refer a recent interview……

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: I have never said them XXXX، they had taken training. They had taken education from Russia.

جناب چیئرمین: وہ میں نے expunge کر دیا ہے ناں۔ اگر XXXX کہا ہے تو expunge کر دیتے ہیں ناں۔

Senator A. Rehman Malik: Mr.Chairman، I think I need your undivided attention to it. This is an issue which should not just go away because some people do not like my voice. The people do not like to hear the facts. I want to tell the nation today، what are the facts. Where are we suffering and we cannot find a solution unless we dissect what disease we have. How can we cure us and that is what I want to put before the House. We have problem، we have issues. Let us talk enough. Thank you، Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: آپ مجھے address کریں۔ Please address the Chair.

Senator A. Rehman Malik: Mr. Brahamdakh Bugti who had these organizations is today living in Kabul only five houses away from the palace of Mr. Karzai. Recently، he gave interview to one of the Pakistani T.V. channels and I will like to quote those words to you and for the information of my honourable colleagues.

The anchorman asked him question and by the way this interview was done most recently. I have got its original transcript which will be available for my honourable colleagues. The anchorperson، in her article says that would it be wrong to ignore regional aspects in Pakistan. India is involved in the secret operations in Balochistan. After visiting Indian Embassy in Zahidan، Iran I can say with surety that they have not the only

---

xxx [Words expunged by the orders of Mr. Chairman]

business of issuing visa there. She said، she claimed that Indian officers secretly told her that there were sending money to Balochistan. What do you say about it Mr. Brahamdakh Bugti. The reply of Mr. Brahamdakh Bugti is on record.

I will quote " Nawabzada Brahamdagh Bugti says، we are not denying it، repeat the words denying it. We want that somebody should support us. I am appealing through your channel to the Indian، the Americans، and the UNO to support us. We will get some elite force. Why should we not seek foreign support?

Mr. Chairman، I underline the word UNO which I will explain later and that I select the incident of John Solunki. How he was abducted and how he was released? I will give the full run-down of that. Similarly، in replying to another question، he said that we want the complete freedom. No 1973 Constitution or Provincial Autonomy. Mr. Chairman، this is our state declaring want of freedom. That is the way، I want to inform the House through you، this is the time are we talking of law and order? Are we talking of insurgency? Are we talking of supporting independence?

کیا ہمارے fore fathers نے پاکستان کو اس لیے آزاد کروایا تھا کہ آج ہم اس freedom کو oppose کریں گے۔

Not at all، no Pakistani would like to hear. Even my friends sitting here whom I discussed it yesterday they are to oppose it because all patriotic Pakistanis want a One Unit of Pakistan. No independence will ever be supported by any government، whether it is our Government or any incoming government.

Mr. Chairman، I will discuss in detail، first the missing persons، then I will give you the full run-down on those our three brothers جن کی شہادت وہاں پر ہوئی۔ and then I will also share with you the report of the committees and of course، what we need to do

and what the Government is doing. Coming up to the missing persons the question which was made by my honourable colleague Prof. Khurshid Ahmed and this is a very long outstanding issue، you have been reading in the press it is also agitated not only locally but abroad also. Let me explain you the whole situation. When we took over the Government the figure was inconsistent. There was no exact figure ever staged or brought to the book by any authority. I had at least five meetings and we concluded a figure but before I give you that figure let me come back to the figure، the figures which having been coming. First figure that came during the abduction of Mr. John Solunki، the UNO worker working in Balochistan and he was abducted from there. Six thousand men and one hundred forty one women، I went to Balochistan، I made the announcement that if there is any information about hundred and forty one women، I will release them within half an hour because the traditions in our society do not allow to detain women like that، which was wrong and the list which was given by the abductors of John Solunki through some friends which I will again mention. It came up to one-eighteen and we traced seven of the women working in Kohlu District and there is no such figure of one-eighteen also. There was the name Dr. Zarina، that she was abducted by somebody from Paris ، gave a statement، came on Internet and became a prosecute and in Kohlu with the help of DPO and DCO it has been confirmed that there is no Dr. Zarina there. It was a fictitious name which was made up.

Regarding six thousand people---John Solunki's abduction obviously it was a very bad name to us. I am using the word 'UNO' to bring it to your notice that when the Secretary General UNO was coming and only two days before his arrival John Solunki was abducted. I was in UAE and a very high up dignitary of UAE asked me that the Secretary General UNO is very worried and he is thinking to go to Pakistan because his very important worker has been abducted. I assured that we will do everything possible and I requested that he should not postpone this visit. Anyway، he arrived، he went back but the bad name which Pakistan received in terms of its reputation is irreparable. During this period، I knocked every door in Balochistan to get his recovery. Finally، I rang up Mr. Hayat and asked for himself ، he said he will speak to the people and he gave me a reference also but I would like to mention you another point because this is something which is a State property and should be brought to the notice of my colleagues. When I was in Quetta I was told that only within 72 hours John Solunki shall be killed and we made certain techniques، tricks and that at 10.30 at

that night we intercepted a call and have got intercepted call for the information of my friends، a call coming from Afghanistan asking him.

سرخ بکرے کا کیا حال ہے۔ تنگ تو نہیں کر رہا ہے۔ بیمار تو نہیں ہے
گورنمنٹ کو معلوم ہو چکا ہے۔اس کی جگہ تبدیل کر دیجیئے۔

And that was enough for my boys to track and they traced them. And those calls were traced through Kabul and those seven numbers are available with me، the transcript is available with me and that led to Mr. Brahamdgh. We contacted through Foreign Office to Mr. Karzai and his reply was negative that there is nobody by that name with us. We approached obviously our ally the US authorities and they traced that house geo-location of those phones and request was made to them we did not have any positive reply from President Karazai. Finally، we contacted the Secretary General، UNO and a conversation took place between President Karazai and Secretary General، UNO. UNO appealed President Karazai please help us and have our workers released. And he said: Yes، I have got some traces I will get back. But thereafter those telephones became mum. No call received from those numbers. We approached the Ministry of Foreign Affairs through our Foreign Office requested that let Mr.Brahmdagh Bugti come to Pakistan، we will give him full safety and we will see what are grievances and please stop helping them. As I will speak according to our intelligence there are between four to five thousands our Balochi brothers who are based in Afghanistan. There are a few training centers and there are a few other issues which I will definitely share with my colleagues، a committee whichever you like the way you want، I will give you all those details. So، what I am linking UNO mindset is there that if this thing is agitating something is done، while the UNO Secretary General is here، their movement for freedom will catch some publicity and to great extent it was، it was that at this passage when I will tell all those facts and I am accountable Mr. Chairman، whatever I will say on the floor of this House is not but true linked with whole evidence which I can prove in any court of law and before any honourable committee of the Parliament because this is what we need to know now are، we going to support the independence of Balochistan or are we going to kill it. Now when I will bring some more facts I am sure my friends may have not been given the facts so we will have to stop this misleading…

اگر کبوتر آنکھیں بند کر کے کہے کہہ رات ہو گئی ہے تو جناب رات نہیں ہوتی ہے۔

We are getting into troubles. Balochistan cannot be isolated at this given time. Today، what is happening to Frontier which should not arise? This is a conspiracy which is hatched against Pakistan to destabilize Pakistan and whether it is Balochistan، Frontier or Northern Areas or any other main land of the country، there is a nexus which I will also explain to you that how things are moving forward in this connection. Coming back to giving the little narration on that، coming back to the missing persons، the final figure which came down was 831 which have been confirmed from the Chief Minister Balochistan. By the way these 831 persons are not all from Balochistan. I will just give you the figures.

The missing persons from Punjab are 51. We have traced 20 and they have gone back to their homes. Sindh 55 and 44 have been traced. From Balochistan are 270. This is the figure which was given by the Human Rights Organizations and out of that 94 have gone their homes. From NWFP are 36 and 23 have been traced. So، the list of 416 missing persons was، as I stated، from the Human Rights Organization. Out of that 233 have been traced and 183 are still left to be traced. Similarly the list which came from the Chief Minister Balochistan was 945 persons and 114 were overlapped and total list today is 831. Out of that 200 missing persons have already been traced and the list will be available for anybody to examine. I should mention here also that not only we were doing the efforts but we have posted certain members from administration، certain names which were given by our colleagues، our friends، our leaders، so that it rehabilitates their confidence in the administration. Two officers posted in Kohlu، DPO and DCO were posted on the request of Mr. Marri and that is why I am very confident that what is happening there they know it. The situation is getting better and better but when the President of Pakistan visited Balochistan، announced the package، people appreciated it. Here came three Shahadits of our beloved three Balochi leaders.

اس کی جتنی بھی condemnation کی جائے، اتنی ہی کم ہے۔ یہ ایک heinous crime ہے جس نے بھی کیا ہے

He should be brought to the book. Now، how to bring them to book? There has to be trust in investigation. There has to be a confidence in that investigation.

جب تک trust نہیں ہوگا۔ confidence نہیں ہوگا، تو 100% correct investigation بھی ہوگی تو اسے negatively دیکھا جائے گا۔

Before I give the details of the bio-data of these three people، the back ground of these killing، I request you Mr. Chairman، there is the time that let this be

given to the leadership of Balochistan، therefore، I will request you to form a committee of our honourable Senators who have any misgiving، any mistrust، let them lead the investigation. We will follow them. Already there is a judicial commission…..

(Desks thumping)

Senator A. Rehman Malik: There is a high powered investigating committee which is being supervised by the Inspector General of Police himself and Additional I.G. who is the Basic Principal Investigation Officer. Three intelligences agencies are assisting him. I will make all of them subservient to the Senate Committee. And let them….

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: Please، it is up to you.

جناب چیئرمین: بزنجو صاحب، please ان کی بات سنیں۔

Senator A. Rehman Malik: Sir، I am giving the suggestions. Mr. Chairman، let me give my facts and I will be here for any question. They can grill me as much they want and can ask any question. I will be here because we want to find the solution and I fully agree with one of my colleague Mr. Ali here، he said do not leave today unless you form some committee، unless you form a solution، unless you give a road map for this heinous crime which has been done. It had to be brought to the book. And let me tell you، there are allegations that the agencies are involved. Mr. Chairman، three killings take place and 16 settlers are dead in less than 48 hours. From where those grenades came، from where those bombs came، from where those Kalashnikovs came? Mr. Chairman، fine، there are killings. We all condemn it. We want to investigate. We want to go to the depth of this matter. If they have any proof about the agencies، let it come. If there is an individual act of anybody، we will take them to task because something has to come to at one point but we will not let it mix with independence. They can not demand independence by using these incidents، created incidents by the hostile agencies. I will give you some proof here which ever I can give you openly، rest I will give in the camera. After these three killings، 14 settlers died، 4 bombs hurled and 3 bombs blasted.

Mr. Chairman، the people of Balochistan are peace loving. A normal citizen does not possess a bomb in his pocket. He does not carry a grenade in his pocket. So، this means when this conspiracy was engineered، there was a threat preplan conspiracy to bring this kind of order in the country and in that province، in our beloved province.

So، this is how it starts. And when I narrate the statement of Mr. Brahamdagh Bugti، demanding for the first time openly independence، what does it indicate? I went to President Karzai، I requested him that one of our annoyed brother is here. Could you be kind enough to arrange a meeting for me and he said، no، no، there is nobody. I said، there may be some compulsions Mr. President، you may not like to mention but I think you can help us to a great extent but it never happened.

Mr. Bhramdagh Bugti's family comes comprising around 30 people. I got a call late in the evening that what should we do. I said، with full honour and respect escort them where ever they want to go. There is another entry on record by BBC and a copy of that I have given to President Karzai. I said to President Karazai، we are friends، we are colleagues، your soil is being used against us in Balochistan، we need your help but nothing happened. I also requested him that there are frequent routes in Pakistan، starting from Chamman، Torkhum and every day there is crossing of 45 to 50 thousand Pakistanis on that side and we are unable to lock by the bio-metric system which we installed there to have a check to lock both incoming and outgoing passengers. He said fine، in four weeks we will do it because the same system was destroyed by the Afghan Militia on the borders. And we call the then Foreign Minister and the then Interior Minister. He said that it will be restated within four weeks. Mr. Chairman، those four weeks have not completed till to date. What I mean to say that we could not get that cooperation but when something is coming from across the border، whether it is Bajor، whether it is Chamman، we need to take care of that and that is what I want to tell my honourable colleagues that the hostile agencies are after us. Mr. Chairman، with three colleagues.

جن کی شہادت ہوئی ہے جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ یہ بہت ہی heinous crime ہے‘ اس کو جتنا بھی condemn کیا جائے اتنا ہی ضروری ہے لیکن as a state ہمیں یہ بھی کرنا ہے کہ آخر اس کے پیچھے کون ہے۔ تو اس کے لیے میں عرض کروں گا کہ میرا خیال ہے کہ ان دوستوں کے متعلق تھوڑی سے تفصیل ضرور بتانی چاہیے کیونکہ this is the demand because we need to tell something. ہمارے جو تین دوست شہید ہوئے‘ ان میں سے ایک غلام محمد ہیں اور زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکوں گا لیکن میں ایک secret letter آپ کی ضرور نظر کروں گا کہ آپ اس کو دیکھ لیجیئے گا۔ 16-03-09 کو ایک letter، Irani authorities نے لکھا اور اس میں جو نام غلام محمد کا ہے وہ Serial No. 3 پر ہے۔

They asked for the extradition and why did they ask for the extradition because according to their information he was involved in terrorist activities in Iran.

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: I will present this letter. It is a sovereign state.

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik. Please let me speak.

(Interruption)

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، let me speak.

جناب چیئرمین: مطلب ہے کہ سنیں، آپ سنیں تو سہی، آپ ان کی بات سنیں۔

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، I am coming to every point، give me a chance. Mr. Chairman، میں سب سوالوں کا جواب دوں گا let me speak. I want uninterrupted attention Mr. Chairman; I hope that is given to me Mr. Chairman. Mr. Chairman، that is what I want to bring to their notice، I am glad that they are pointing out this thing that exists…

(مداخلت)

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! اس طرف بھی میں آ رہا ہوں

Mr. Chairman، I will explain you everything constitutionally.

Mr. Chairman: Mr. Minister please explain everything. ٹھیک ہے جی۔

Senator A. Rehman Malik: Please give me chance to speak، please for God's sake، let me bring these facts to the notice of my nation and to the House that is very necessary. Mr. Chairman، it is not court، let me explain، if they have questions، they are most welcome to answer، I will definitely reply.

Mr. Chairman، these three persons، I am talking about، now I am coming to Mr. Sher Muhammad. Sher Muhammad basically is an Iranian national who migrated and he is from a place called Chabahar. He has opted the nationality of Pakistan and started living in Pakistan. Mr. Chairman، I am telling all those facts where he has opted nationality، he is originally from Iran. We must have the courage Mr. Chairman to know the truth، Mr. Chairman، please، truth nothing but the truth. Now، coming up to the issue، Mr. Chairman، the issue is that now we have to decide who are these people? We offer ourselves، we would like the investigation to carry out، we request them to come forward and join and lead so that the investigation carry out.

جناب چیئرمین: بخاری صاحب، احمد علی صاحب اسلام الدین شیخ صاحب! ذرا ان کو لے کر آئیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اس میں کوئی شک ہو تو آپ اپنے interior advisers ان معاملات کو ہینڈل کرنے کے لیے ضرور استعمال کریں۔...Please، don't go into that، much detail which irritates the

(مداخلت)

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، I was asked to give the facts ہمیں یہی بات کرنی چاہیے۔ آج ہماری ایجنسیوں پر الزام لگ رہا ہے کہ وہ کر رہے ہیں۔ I want to tell the facts and the basic facts of these people، please listen and if there is anything wrong then let that be investigated Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: چلیں جیسے اسحاق ڈار صاحب نے فرمایا آپ تھوڑا سا ٹھنڈا کریں۔

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، alright، let us have the briefing in camera، I have so much material، I am not taking it in public.

(Interruption)

جناب چیئرمین: ابھی آپ مت کریں۔ ابھی آپ چھوڑ دیں۔

Senator A. Rehman Malik: O.K. Mr. Chairman، what I have told is 5% only، I request sir، a briefing in camera which is very important Mr. Chairman، please accept my request. I would like to give in camera briefing. So، it should not go out، let me tell you what the facts are، why we don't accept that Balochistan is burning today.

جناب چیئرمین: ہاؤس کا consensus لے لیتے ہیں۔ Adviser صاحب ایک منٹ let us take the consensus of the House for an in camera briefing، we will have an in camera. ٹھیک ہے۔

(The House was agreed for an in camera briefing)

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب day fix کر لیتے ہیں وسیم سجاد صاحب! راجہ صاحب! اسحاق ڈار صاحب!

سینیٹر اے رحمٰن ملک: ہاں جی کر لیں۔ کل کر لیں۔ میں بریفنگ دے دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: راجہ صاحب کو سن لیں، میر صاحب پھر آپ کی بات سن لیتے ہیں۔ جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ ظفر الحق: جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی پوزیشن واضح کرنی ہوتی ہے اور گورنمنٹ کے پاس جو information ہوتی ہے وہ ضروری نہیں کہ ساری درست بھی ہو لیکن جب کوئی منسٹر

گورنمنٹ کو represent کرتے ہوئے اپنی پوزیشن واضح کرتا ہے تو اسے بھی کچھ حدود کا پاس کرنا چاہیے۔ In the interests of the State جس طریقے سے adviser of Interior جا رہے ہیں' روس کے ساتھ' افغانستان کے ساتھ' ایران کے ساتھ' انڈیا کے ساتھ' یعنی سارے ریجن میں آپ کیوں مزید دشمنیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان details میں جانے کی آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے' کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جن لوگوں کے نوٹس میں آپ لانا چاہتے ہیں وہ اس کو deny کر رہے ہیں۔ اس کا ایک ہی effect ہوگا کہ جو secret document آپ کو کوئی سٹیٹ لکھتی ہے' اسے بھی آپ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی غیر عقلمندانہ بات آج انہوں نے کی ہے۔ مجھے سخت افسوس ہے۔ یہ پاکستان کے لیے مشکلات پیدا کرے گی۔ آپ کو تو cooperation چاہیے۔ آپ کو ایران کی cooperation چاہیے۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔

(مداخلت)

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، it is my right to speak، I am not here to take the allegation.

جناب چیئرمین: چلیے راجہ صاحب آپ کا اپنا message ہو گیا۔ اب آپ اپنی speech جاری رکھیں۔ جہاں تک in camera briefing کا تعلق ہے' date fix کر لی جائے۔ اب آپ اس کو brief کر لیں کیونکہ کافی وقت ہو گیا ہے۔

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، we talk of the supremacy of the Parliament.

جناب چیئرمین: ذرا ایک منٹ میر صاحب کی بات سن لیں۔

سینیٹر ساجد میر: راجہ ظفر الحق صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ دشمن' دوست ملکوں کے نام لے کر دشمنی اور ہمیں نہیں پالنی' بڑھانی نہیں چاہیے لیکن اگر in camera briefing ہونی ہے تو that should be frank and fair اس میں اگر امریکہ کی involvement ہے تو وہ بھی ہمارے سامنے آنی چاہیے۔ کسی کو اس میں کسی کو cover نہیں کرنا چاہیے کہ روس تو ملوث ہے' بھارت تو ملوث ہے لیکن پاک ہے۔ امریکہ جس طرح ملک کو توڑنا چاہتا ہے' جو کرنا چاہتا ہے' وہ ہمارے سامنے آنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ جی ہارون صاحب۔

سینیٹر ہارون خان: اگر ملک صاحب کہتے ہیں اس میں involved ہے تو آپ اس کا نام لیتے ہوئے کیوں شرما رہے ہیں؟ جب Mumbai blasts ہوئے تھے تو انہوں نے پورا تہلکہ مچا دیا تھا۔ اگر یہ بتا رہے ہیں انڈیا کی involvement تو ان کو بتانے دیں۔ Why are we shy of that?

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر گلشن سعید : اگر صرف پاکستان کی بات ہے تو بالکل صحیح کر رہے ہیں۔ وزیر صاحب ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہمارے سامنے دوستوں اور دشمنوں میں فرق واضح ہونا چاہیے۔ کیا چیز رہ گئی ہے جو چھپائی نہیں جا سکتی۔ وہاں ملک ٹوٹ رہا ہے اور ہم چھپا کر رکھیں۔ کیوں نہ ہمیں بتائیں کہ ایران کی غلطی ہے یا روس کی غلطی ہے۔ سارے تو ہمارے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ہم کہاں تک چھپائیں۔ ہم آپس میں لڑتے ہیں۔ یہاں سے آواز آتی ہے کہ پنجاب کھا گیا۔ ادھر سے آواز آتی ہے کہ بلوچی کھا گئے۔ یہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ ہم یہاں سب جمع ہوئے ہیں۔ آپس میں لڑنا بند کر دیں، گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کریں اور سب مل کر جو ملک ٹوٹ رہا ہے، اسے بچائیں۔ جناب والا! میں appreciate کرتی ہوں کہ ایسے حالات بھی ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ بلوچی leader کو on board لے لیا جائے۔ وزیر صاحب ڈاکٹر صاحب کو بھی اپنے آفس میں لے گئے۔ ان کو confidence میں لیں۔ ان کے تحفظات کو دور کیا جائے۔ یہ اپنی جگہ جذباتی ہیں، وہ اپنی جگہ ہیں لیکن ملک کے لیے ہر بندے کو ایک ہی بات کرنی ہے۔ پاکستان کو بچانا ہے۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ ہم بچائیں گے اور سب لوگ ایک ہی بات کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اب آپ wind up کر لیجیے۔

(مداخلت)

Senator A. Rehman Malik: I think my time has been hijacked.

جناب چیئرمین : اسحاق ڈار صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : Sensitivity of the matter کو سامنے رکھیں۔ پھر آپ نے ruling already دے دی ہے، In camera بھی ہونا ہے۔ یہ سب چیزیں ملک صاحب اس میں فرمائیں۔ آپ کل ہی رکھ لیں۔

جناب چیئرمین : کل آپ بریف کریں۔ ابھی تو آپ wind up کر لیجیے۔

سینیٹر عبدالمالک : خدا کے لیے بلوچ کو بلوچ سمجھ کر treat کرو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ wind up کریں، کافی time ہو گیا ہے۔

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman، thank you for giving the floor. Mr. Chairman، we talk for the supremacy of the parliament. When I or my colleagues express the real facts، we are blamed that we are making enemies. The fact remains that India is already your enemy. What is the secret when I share with my friends in camera، I will tell them everything.

جناب چیئرمین : In camera میں بتا دیجیے گا۔

Senator A. Rehman Malik: But I would like to request Mr. Chairman، that all these facts were demanded by the House and had I not given، I would have been dishonest. Let us not make another East Pakistan. Let us not make another Bangladesh. I think this is the time that we should resolve، we should sort out، we should go into depth and we can't go into the depth unless we dissect what is the issue? Who are our enemies? Who want to support independence? What is the secret Mr. Chairman، Mr. Brahamdakh Bugti was on the television and he says that "I want independence". So there have to be two factions. Those who support the independence، those who do not support the independence and I am sure

میرے ملک کا ہر بچہ ' اس کو oppose کرتا ہے ' oppose کرے گا ' ہمارے forefathers نے جانیں دیں ' ہم بھی دیں گے۔ ہم نہیں چاہتے کہ آنے والی نسلوں کو کسی اور کو apologize کرنا پڑے۔ آج ہم خود apologize کر لیتے ہیں۔ ہم ہاتھ جوڑ کر ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں۔ ہم وہ سارے issues resolve کرتے ہیں ' ہم ان دشمنوں کو سامنے لاتے ہیں تاکہ اس common دشمن کو ہم خود deal کریں کیونکہ یہ وقت ہے ' یہ وقت سیاست کا نہیں ہے کہ منسٹر کیا کہہ رہا ہے۔ میں وہ کہہ رہا ہوں جو facts ہیں ' میں وہ کہہ رہا ہوں جو اس وقت ہمارے record میں موجود ہے۔ آج اگر میں پارلیمنٹ کو یہ نہیں بتاتا تو میں dishonesty کروں گا اور ہم dishonesty نہیں چاہتے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان ہمارا بازو ہے ' ہم اس کو زیادہ مضبوط کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اور مضبوط کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ recommendations جو پارلیمنٹ نے ہی recommend کی ہیں ' وہ ساری کی ساری follow کی جائیں and I am happy to report it to the House کہ وہ ساری جو چھ recommendations ہیں I congratulate Mr. Raza Rabbani and the other members of the Committee who put day and night and brought exactly what is the real desire of our people from Balochistan and I give undertaking on behalf of the Government that they will all be fulfilled. The modalities are going to be settled under that what President has stated in his presidential address and the Speaker National Assembly will be working out، announcing a committee which will be in fact working out the modalities as to how they should get the share which they have been deserving for a long time and they were deprived. I fully appreciate the feelings of my colleagues from the right side. اگر میرے کسی لفظ سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معافی چاہوں گا لیکن I speak always the language of Cop، no diplomacy because when you are talking of law and order، it is mathematics. If you do not do your mathematics well، you lose countries. You lose nations and believe me Mr. Chairman، rest of the things I will tell and explain in camera but I assure you Mr.

Chairman، what is with me، it needs to be redressed and we need the support of our honourable Senators from Balochistan. Again my apologies from my friends when I spoke about Herbiar Marri، there is one case which I told you، the third party that is still there in the High Court but a letter was issued to save him. So we will protect all the rights، we will never deviate from the rules but my submission in the end is Mr. Chairman، let us not play politics now on Balochistan. Balochistan needs you today and let us work out a solution forward and the Government of Pakistan accepts all the demands which they have except independence which is by one percent of the people and the people of Balochistan do not support those movements، hence we have to go with the majority and the majority says Pakistan zindabad، majority says Balochistan is Pakistan. No to greater Balochistan which has been demanded by Brahamdakh Bugti. Thank you very much.

(Desks thumping)

Mr. Chairman: Thank you.

(Interruption)

جناب چیئرمین : پہلے Leader of the Opposition کر لیں، پھر مشاہد اللہ صاحب، بزنجو صاحب، حاجی صاحب کی بات سنیں گے۔ پہلے Leader of the Opposition کر لیں۔آپ سن لیں پلیز ذرا بیٹھ جائیے، Leader of the Opposition بول لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد : جناب! اگر House agree کرے تو آج ملک صاحب نے کچھ facts جو آپ کے حساب سے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : بزنجو صاحب، ذرا سنیں، صبر کریں۔

سینیٹر وسیم سجاد : ایک تجویز ہے، کہ آج چونکہ یہ تیاری کر کے آئے ہیں۔ ان کے پاس documents میں چیزیں ہیں جو یہ چاہ رہے ہیں کہ in camera session میں ممبران کو بتائیں تو یہ باتیں اہم ہیں اور میرے خیال میں ہمیں سننی چاہیئں۔ میری یہ تجویز ہو گی اگر باقی ساتھی agree کریں تو آج ہی in camera session کر لیں کیونکہ ان ہی کی بات سننی ہے، ہم سب بیٹھے ہیں، آج ہی کر لیں۔

Senator A. Reham Malik: I would like to give this presentation on power point so I need 24 hours. I will bring all those facts and tomorrow any time after 10ʻclock I will be quite happy to do that.

جناب چیئرمین : ایسا کرتے ہیں کہ ابھی بیٹھ کر discuss کر کے اس کو۔۔۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : جناب ! ابھی ruling دے دیں' ساڑھے دس بجے آپ نے Senate Finance کی budget کی میٹنگ رکھی ہے' آدھے گھنٹے کی ہو گی' ساڑھے گیارہ بجے یہ شروع کر لیں جناب۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے کل ساڑھے گیارہ بجے یہ شروع کر لیں؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : جناب ! یہ کام ختم ہو' پھر اس پر آپ کمیٹی بنا لیں۔

جناب چیئرمین : ملک صاحب' کل صبح ساڑھے گیارہ بجے .in camera briefing

(مداخلت)

سینیٹر اے رحمٰن ملک : جناب ! اس جنگ کا result اچھا ہونا چاہیے' جناب چیئرمین ! جنگ کا رزلٹ اچھا ہونا چاہیے۔ .Let us find a solution

جناب چیئرمین : حاجی لشکری صاحب۔ بزنجو صاحب' ڈاکٹر صاحب ایک منٹ ذرا حاجی لشکری صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : ڈاکٹر صاحب' میر حاصل صاحب دو منٹ دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ کو سنیں گے۔ حاجی صاحب بول لیں پھر آپ کو سنوں گا۔ حاجی صاحب' ذرا بزنجو صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : میر صاحب' آپ مجھے دو منٹ دیں۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ان کا مائیک کھول دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : سن تو لیں ناں' کوئی بات نہیں انسان سن لیتا ہے۔ In camera کا تو فیصلہ ہو گیا کہ کل ساڑھے گیارہ بجے ہو گا۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : میر صاحب' مجھے دو منٹ دیں۔

جناب چیئرمین : ایک منٹ بزنجو صاحب کو دے دیں۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو : میں کوئی تقریر نہیں کر رہا ہوں' میں صرف تین' چار چیزوں کو explain کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : دیکھیں کل in camera briefing ہو جائے گی۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: وہ علیحدہ چیز ہے۔ میں وہ چیزیں explain کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ record صحیح ہو۔ جناب! تین باتیں کی گئی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کا reply آ رہا ہے۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! تمام ممبران کو پتا ہونا چاہیے کہ معاملہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر اپنی speech کر چکے ہیں، you have already given your speech....

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: نہیں جناب! مجھے ایک منٹ explain کرنے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں پھر یہ چلے گا۔ نہیں بزنجو صاحب پلیز آپ بعد میں کر لیجیے گا۔ پھر chance مل جائے گا۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! میں صرف تین باتیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: کر لیجیے گا، وقت ملے گا ورنہ ایک wrong tradition set ہو جائے گی۔ حاجی لشکری صاحب، آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: جناب! ایک جو بات کہی گئی کہ روس میں جو۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ بعد کی بات ہے، چھوڑیں آپ۔۔۔۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: تمام لوگ پڑھنے گئے تھے اور اس کے جواب میں امریکہ بھی بلوچستان سے پڑھانے کے لیے لوگ لے گیا تاکہ لوگ روس کی طرف متوجہ نہ ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ کی بات آ گئی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: ایرانی بلوچستان میں میرے بھی رشتہ دار ہیں، جتنے بلوچ ادھر یا ادھر بیٹھے ہیں، ہمارے رشتہ دار وہاں پر ہیں it does not mean کہ اب وہ ایران کے لوگ ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: کل in camera briefing ہو جائے گی۔ بزنجو صاحب، پلیز بیٹھیں۔

This concludes the discussion on adjournment motion. Now we come to item No. 3.

(مداخلت)

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: چیئرمین صاحب! آپ مجھے بھول گئے، مجھے دو منٹ دیں۔

جناب چیئرمین : Discussion conclude ہوگئی' اب آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں' مجھے پلیز دو منٹ دیں۔

جناب چیئرمین : مشاہد اللہ صاحب' کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : مجھے دو منٹ دیں پلیز۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان : میں point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی کیا point of order پر آنا چاہتے ہیں؟ اچھا ایک منٹ' کوئی point of order ہے؟

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : مجھے دو منٹ دیں' میں ایک چیز clear کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : غلام علی صاحب' ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ لشکری صاحب کے بعد مشاہد اللہ صاحب۔ پہلے لشکری صاحب پھر مشاہد اللہ صاحب۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : جناب! بات یہ ہے کہ میں بھی حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک ذمہ دار شخص ہوں۔ رحمٰن ملک صاحب کی نیت پر کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے لیکن میں ایک بات clear کروں کیونکہ رحمٰن ملک صاحب نے کہا کہ سچ سے ہی یہ ملک بچے گا۔ ہم سب کو سچ بولنا چاہیے۔ میں ایک بات clear کرتا ہوں کہ ایجنسیاں ہماری government کو mislead بھی کرتی ہیں۔ اس بات کو clear کرنا چاہتا ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

شیر محمد بلوچ' جن کو ایرانی شہری قرار دیا گیا ہے' ان کا تعلق مند سے ہے۔ شیر محمد بلوچ صاحب کی ایک ہمشیرہ جناب اصغر رند صاحب کے گھر ہے' جو بلوچستان کے منسٹر ہیں۔

جناب چیئرمین : غلام محمد کی بات کر رہے ہیں؟

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی : غلام محمد اور ایک وہاں پر ہے۔ غلام محمد کے گھر شیر محمد بلوچ کی ہمشیرہ ہے' ایک اصغر رند کے گھر ہے اور اصغر رند صوبہ بلوچستان کے منسٹر ہیں۔ پھر ایک شخص کو حیدر رئیسانی قرار دے کر پاکستانی قرار دینے کی کوشش کی گئی اور اس میں بھی ایجنسیوں کی سازش تھی' وہ ایرانی تھا۔

اس کے بارے میں ایجنسیوں نے کوشش کی کہ وہ ایران واپس نہ جائے کیونکہ ایجنسیاں جنداللہ کے ساتھ مل کر سازش کر رہی ہیں اور بلوچستان کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ایران نے جنداللہ کی سازش کی بنیاد پر ایران اور پاکستان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی۔ مجھے دو منٹ دیں میں تھوڑا clear کرنا چاہتا ہوں۔ انہی ایجنسیوں نے جنرل مشرف کے دور میں پہلے میرے ذاتی گھر میر گڑھ میں لوٹ مار کروائی اور اس کے بعد اسے جلا کر bulldoze کیا گیا' آج بھی وہ ویران ہے۔ میں on record کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بریگیڈیئر صدیق اس وقت ISI میں تھے' انہوں نے مجھے گھسیٹ کر

اپنے آفس میں لا کر قتل کی دھمکیاں دیں۔ یہ اس ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں ان کو حکومت وقت کے تابع کیا جائے۔ ایجنسیاں سچ بولیں۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے حاجی صاحب اب بات ہو گئی۔ مشاہد اللہ صاحب آپ کیا بولنا چاہتے ہیں؟ میری بات سن لیں کہ بلوچستان کے بارے میں ساری باتیں کل in camera sitting میں ہوں گی۔ کل ساڑھے بارہ بجے in camera اجلاس ہو گا‘ lunch کا بھی بندوبست کر لیا جائے گا۔ یہ ہاؤس کو agreed ہے؟

(Voices: Agreed، agreed)

جناب چیئرمین: کل ساڑھے بارہ بجے in camera اجلاس ہو گا‘ everything on Balochistan اس میں discussion ہو گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مشاہد اللہ خان صاحب! بلوچستان پر نہیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: جناب! یہ بلوچستان پر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا چلیں مشاہد اللہ صاحب! آپ کا کیا point of order ہے؟

سینیٹر مشاہد اللہ خان: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر داخلہ صاحب نے آج ہندوستان کے خلاف بڑے جوش وجذبے سے بات کی‘ بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہ ہمارا دشمن ہے لیکن مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ ایک سانس میں دو باتیں کیوں کرتے ہیں۔ آج یہ "جنگ" کی banner headline ہے اور ان کا بیان لگا ہوا ہے کہ دس ہزار غیر ملکی مقامی طالبان کو تربیت دے رہے ہیں‘ طالبان بھارت بھی جا سکتے ہیں‘ دونوں ملکوں کو مل کر اس کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ دشمن ہیں اور دوسری طرف یہ ہندوستان سے مل کر طالبان سے لڑنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ اتنا بڑا تضاد کیوں ہے؟ یہ کیسے مسائل حل کریں گے؟ یا تو بتا دیں کہ وہ دشمن ہیں یا پھر آپ ان سے ملکر لڑائی لڑ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا point of order ہے اس پر وہ جواب دے دیتے ہیں۔

Senator Rehman A. Malik: Mr. Chairman، I think these things have to be seen with the relevant context. Yesterday، a question was posed on me. There was a statement from the Prime Minister of India that there will be attacks during the Indian elections by the Talbans based in Pakistan. I had requested and that was my third request to the Indian Prime Minister that please let us know that intelligence which prompted him to give the statement. The reply had not come. Then I referred to the other statement in which the Indian Prime Minister and Indian Interior Minister mentioned that Talbans are having ingress into India. I said well، if you really want to stop this ingression، let's work together to stop that ingress in both the countries. Let's not

forget that today، the Talban having ingress because somebody did not take action when it was required.

Mr. Chairman: O.k. Thank you.

Senator A. Rehman Malik: It was not in that context and let me clear it. When I say a joint responsibility، it is also referring to the Bombay attacks because this subject has been raised. So، therefore، I owe an explanation to this، we wrote 32 questions to India and they replied partly and one main issue of the statement of Kasab was never given to us، the DNA which was provided by one terrorist Ismail and Kasab، they were identical and according to the DNA science، one out of the trillion chance they could be twins. And I am glad that Indian Interior Minister said، yes، we goofed up، they confessed that. So، the context that was spoken، when I talk about ten thousand foreigners، they are not Indians، they are those who came for Jehad during Soviet-Afghan war، they were in number over twenty thousand and ten thousand at the residues، they have got married within those families and they are very much part of Alqaida.

And let me tell you another thing Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: اب یہ ساری باتیں کل بتا دیجیے گا۔

Senator A. Rehman Malik: No، no it is something which has been mentioned and Mr. Chairman، I have been attacked and I need to clarify it. The nexus between Tehrik-e-Talban، Sipah-e-Sahaba and Lashkar-e-Jhangvey is there which I will explain tomorrow in camera session.

جناب چیئرمین: کل بتایئے گا۔

Senator A. Rehman Malik: I would like that it better be left to the camera session، I will give the full brief and they will be…….

Mr. Chairman: Malik sahib، thank you. The House stands adjourned to meet again on Thursday، 23rd April، 2009 at 12.30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again at 12.30 p.m. on Thursday، 23rd April، 2009.]